عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۷ تا ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۳۲

غلام احمد قادیانی

انگریز کا خود کاشتہ پودا

امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل
کی ایمان افروز تقریر

اسلام میں عورت کا مقام

دہشت گردی سے عدالتی بحران تک

مسلمانوں کے دین سے دوری کے خطرناک نتائج

قادیانی سازش بے نقاب

نصف النہار شرعی سے پہلے روزہ کی نیت کرنا چاہئے:

س.... کیا نصف النہار شرعی کے وقت روزہ کی نیت کرسکتے ہیں اور نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج..... پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ نصف النہار شرعی کیا چیز ہے؟ نصف النہار دن کے نصف کو کہتے ہیں' اور روزے دار کے لئے صبح صادق سے دن شروع ہو جاتا ہے۔ پس صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک پورا دن ہوا' اس کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے' اور سورج نکلنے سے لے کر غروب ہونے تک کو عرفاً دن کہتے ہیں۔ اس کا نصف' نصف النہار عرفی کہلاتا ہے' نصف النہار شرعی' نصف النہار عرفی سے کم و بیش چالیس منٹ پہلے ہوتا ہے۔

جب یہ معلوم ہوا تو اب سمجھنا چاہئے کہ روزہ کی نیت میں نصف النہار شرعی کا اعتبار ہے' اس لئے روزہ رمضان اور روزہ نفل کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرلینا صحیح ہے (جبکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو) اس کے بعد صحیح نہیں' اور نماز میں نصف النہار عرفی کا اعتبار ہے کہ اس وقت نماز جائز نہیں۔ نصف النہار شرعی (جس کو ضحوۂ کبریٰ بھی کہتے ہیں) کے وقت نماز درست ہے۔

کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے کن سے نہیں؟

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے:

س.... مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک شخص کو قے آجاتی ہے اب اس کا روزہ رہا کہ نہیں یا اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ جانے یا جان کا خطرہ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

ج..... اگر آپ سے آپ قے آگئی تو روزہ نہیں گیا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ' اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

اگر روزے دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے' یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔

گناہ گار مسلمان کو دوزخ کے بعد جنت

س...... جنت کی زندگی دائمی ہے کیا دوزخ میں ڈالے گئے کلمہ گو کو سزا کے بعد جنت میں داخل کیا جائے گا یا وہ سزا بھی ابدی ہے قرآن و حدیث سے وضاحت فرمائیں۔

ج...... جس شخص کے دل میں ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کا ایمان بھی ہوگا وہ دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا' سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوگا۔

زکوٰۃ دہندہ جس ملک میں ہو اسی ملک کی کرنسی کا اعتبار ہوگا:

س.... چند دوست مل کر اپنے وطن کے مستحقین کے لئے زکوٰۃ کی مد سے رقم بھیجنا چاہتے ہیں' لیکن وہاں کی کرنسی اور ہماری کرنسی میں فرق ہے۔ مثلاً" یہاں سے ۵۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی یا ۴۰،۰۰۰ روپے ملیں گے اب یہ پوچھنا ہے کہ زکوٰۃ ۵۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی یا ۴۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی کیونکہ وہاں کے اور یہاں کے دام میں ہی فرق چلتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے دیس میں زکوٰۃ بھیجیں جہاں کی کرنسی کی قیمت یہاں کی کرنسی کی قیمت سے کم ہو یعنی اگر ہم یہاں سے ۵۰،۰۰۰ روپے بھیجیں تو وہاں ۶۰،۰۰۰ روپے ملیں تو اس صورت میں زکوٰۃ ۵۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی یا ۶۰،۰۰۰ روپے کی۔ دونوں مسئلوں کا جواب بہت ضروری ہے کیونکہ دونوں دیس میں ہماری برادری کے کچھ آدمی بستے ہیں۔ اس کو اگر اخبار "جنگ" میں شائع کرادیں تو بہتوں کا بھلا ہوگا کیونکہ کئی لوگ اس طرح پیسے بھیجتے رہتے ہیں تو ان کو بھی مسئلہ کا پتہ چل جائے گا؟

ج..... زکوٰۃ دہندہ نے جس ملک کی کرنسی سے زکوٰۃ ادا کی ہے وہاں کی کرنسی کا اعتبار ہوگا۔ اس ملک کی کرنسی سے جتنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اتنے مال کی زکوٰۃ شمار ہوگی۔ دوسرے ملک کی کرنسی خواہ کم ہو یا زیادہ۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ جو رقم کسی محتاج یا محتاجوں کو دی گئی ہے وہ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے مال کا چالیسواں حصہ ہونا چاہئے' جس کرنسی میں زکوٰۃ ادا کی گئی ہو کرنسی کے حساب سے چالیسویں حصے کا اعتبار ہوگا۔

زکوٰۃ کے لئے نکالی ہوئی رقم یا سود کا استعمال:

س.... ایک شخص نے زکوٰۃ کی رقم یا سود کی رقم مستحق کو دینے کے لئے نکالی لیکن عین وقت پر اسے کچھ رقم کی ضرورت پڑگئی تو کیا وہ زکوٰۃ یا سود کی رقم سے بطور قرض لے سکتا ہے؟

ج..... زکوٰۃ کی رقم تو اس کی ملکیت ہے' جب تک کسی کو ادا نہیں کردیتا' اس لئے اس کا استعمال کرنا صحیح ہے۔ سود کی رقم کا استعمال صحیح نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

KHATM-E-NUBUWWAT

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۳۴ — ۱۷ تا ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد، فیصل عرفان

اس شمارے میں

- اداریہ — ۴
- غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا (امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل) — ۶
- دہشت گردی سے عدالتی بحران تک......(فاروق عادل) — ۸
- اسلام میں عورت کا مقام......(ڈاکٹر امان اللہ وا گی) — ۱۳
- مسلمانوں کے دین سے دوری کے خطرناک نتائج......(حافظ محمود قاسمی) — ۱۶
- صلح حدیبیہ و بیعت رضوان......(حافظ محمد سعید اسعد) — ۱۸
- تبصرہ کتب — ۲۲
- اخبار ختم نبوت — ۲۳

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی (فون) ۷۷۸۰۳۳۶، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان (فون) ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE: 35 STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ U.K. PHONE 0171 / 737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہو تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا — ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات — ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک — ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ امیز رنڈ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا چیف جسٹس آف پاکستان توجہ فرمائیں گے؟

قادیانی جج اور آئین پاکستان!

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم............ اما بعد!

روزنامہ نوائے وقت کراچی ۷ دسمبر ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا طاہر کا بیان شائع ہوا ہے کہ:

"قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ قادیانیوں کو توقع تھی کہ آئندہ جمعہ تک اہل دانش کو ہوش آجائے گا اور ظلم و تعدی پر مبنی موجودہ آئین سے چھٹکارا حاصل کرلیں گے مگر خدا کی طرف سے تاخیر ہوگئی' اس آئین کا توڑا جانا ملکی سالمیت' بقاء' تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے۔ بصورت دیگر ملک ٹوٹ جائے گا۔ اس آئین کو ہر حالت میں ٹوٹنا ہے۔ یہ آئین ردی کاغذ کا ایک پرزہ ہے۔"

قادیانی جماعت کے لاٹ پادری کا یہ بیان ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے' جو قادیانیوں سے متعلق اپنے پہلو میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اس کے ساتھ ہی اسلامیان پاکستان وہ خبریں بھی پڑھ چکے ہیں جن میں بتیس کروڑ ڈالر کا خطیر سرمایہ آئین کو توڑنے' ملک میں انارکی پھیلانے' عدلیہ کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی لابی نے باہر سے لاکر یہاں خرچ کیا۔ قادیانی جماعت کا خمیر انگریز نے سازش سے اٹھایا تھا۔ بقول مصور پاکستان علامہ اقبال "قادیانی یہودیت کا چربہ ہے۔" جس طرح یہودی سرشت میں فتنہ و فساد پھیلانے کا عنصر شامل ہے قادیانی بھی اس سرشت کے علمبردار ہیں۔

قادیانی جماعت کا ہر فرد اپنی جماعت کے سربراہ کے حکم کو ماننے کا عقیدتاً" پابند ہے۔ حکومت کا حکم' آئین کا تقاضہ ایک طرف اور دوسری طرف جماعت کے سربراہ کا حکم ہو تو وہ حکومت' آئین' ملازمت کو بالا طاق رکھ کر جماعت کے سربراہ کے حکم کو مانتے ہیں۔ یہ اتنی واضح قادیانی پالیسی ہے جس پر دلائل کی چنداں ضرورت نہیں۔

لاہور ہائیکورٹ لاہور میں جسٹس اسلام بھٹی واضح طور پر جنونی قادیانی ہے۔ جسٹس لطف الرحمٰن کو بھی مبینہ طور پر قادیانی گردانا جاتا ہے۔ وضاحتیں طلب کرنے کے باوجود اس نے مرزا قادیانی کے کفر کا اعلان نہیں کیا۔

عقیدتاً" تمام قادیانی مرزا طاہر کی طرح آئین کے نہ صرف باغی ہیں بلکہ اس کو توڑنے کے لئے کوشاں ہیں۔ آئین کو توڑنے کے لئے وہ ملک کے توڑنے سے بھی گریزاں نہیں' یہی وجہ ہے کہ کوئی قادیانی اپنا ووٹ نہیں بنواتا' الیکشن میں حصہ نہیں لیتا' اگر کوئی قادیانی ووٹ بنوائے یا الیکشن میں حصہ لے تو وہ اسے جماعت سے خارج کردیتے ہیں۔

ہم ملک عزیز کے چیف جسٹس جناب اجمل میاں سے درخواست کرتے ہیں کہ آئین کے باغی گروہ کے افراد کو آئین کا رکھوالا بنا کر جج کے عہدہ پر فائز کرنا کیا یہ دانش مندی اور ملک کی خدمت ہے؟ مرزا طاہر نے کثیر سرمایہ خرچ کرکے آئین کو توڑنے کے لئے اپنی لابی کے ذریعہ جو کوشش کی وہ پوری نہ ہونے کی صورت میں جذباتی ہوگیا۔ "بلی تھیلے سے باہر آگئی۔" مرزا طاہر نے اپنا خبث باطن اگل دیا۔ ان حقائق کے ہوتے ہوئے کیا قادیانی ججز کے باقی رکھنے کا کوئی قانونی و اخلاقی جواز باقی ہے؟ جس طرح قادیانی لاٹ پادری کا کہنا ہے کہ پاکستان کو باقی رکھنا ہے تو آئین کو توڑا جائے۔ اس طرح ہم بھی چیف جسٹس پاکستان سے استدعا کریں گے کہ اگر ملک کو باقی رکھنا ہے' آئین کو بچانا ہے تو قادیانی سازشی عناصر سے عدلیہ کو پاک کرنا ہوگا۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو ملک عزیز کے مستقبل کو دشمنوں کے ہاتھوں کھلونا بنانے کے گناہ میں ہم شریک ہوں گے۔

چیف جسٹس آف پاکستان! ملک عزیز کے اہم ترین منصب پر سرفراز ہیں اس منصب کی لاج رکھنا' آئین کو آئین کے دشمنوں کی دست برد سے بچانا' ان کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق ایک جنونی متعصب ملک افضل نامی قادیانی کو بھی ہائیکورٹ کا جج بنانے کی خبر گردش کر رہی ہے۔ ایک اور مبینہ قادیانی منیر نامی کو بطور جج کے لایا جارہا ہے' اگر ہماری یہ اطلاعات درست ہیں اور یقیناً" درست ہیں تو کیا چیف جسٹس آف پاکستان توجہ فرمائیں گے؟۔

اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے نئے صدر محترم

قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا طاہر کا ایک دن اخبارات میں بیان شائع ہوا کہ ملاؤں کو حکومت سے دور رکھا جائے۔ قدرت کا کرنا ہوا یہ کہ دوسرے روز حکمران جماعت مسلم لیگ نے چوہدری محمد رفیق تارڑ کو صدر پاکستان کے عہدہ کے لئے اپنا امیدوار نامزد کردیا۔ یہ نامزدگی قدرت کی طرف سے مرزا طاہر کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ تھا۔ قادیانیت اس نامزدگی سے بلبلا اٹھی۔ ربوہ کے قادیانی مرزا طاہر کو کوسنے لگے کہ اگر وہ یہ یاوہ گوئی نہ کرتا تو تارڑ صاحب نامزد نہ ہوتے۔ تارڑ صاحب کی نامزدگی سے قادیانی لابی ان کی کردار کشی کے لئے ہمہ تن مصروف عمل ہوگئی۔ قادیانی شوہر رکھنے والی عاصمہ جہانگیر تو آپے سے باہر ہوگئی۔ کیا کچھ کہا گیا' کیا کچھ کہلوایا اور لکھوایا گیا۔ لیکن اللہ رب العزت کی شان بے نیازی کہ قادیانی لابی نے جتنا شور و شر کیا اتنا ہی عوام مسلمانوں کے دلوں میں تارڑ صاحب کی محبت زیادہ ہوتی ہوگئی۔

بالآخر ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۷ء کے صدارتی الیکشن میں وہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئے پاکستان کے لئے باعث صد افتخار ہے۔ چوہدری صاحب ہائیکورٹ لاہور کے چیف جسٹس رہے ہیں' سپریم کورٹ کے جج رہے ہیں' ان کا ماضی گواہ ہے کہ وہ ایک مخلص مومن' مرد مجاہد' اور آئین پاکستان کے پاسبان ہیں۔ ذاتی طور پر نیک سرشت' صوم و صلوۃ کے پابند اور سچے مسلمان کے طور پر ان کی جان پہچان ہے۔ ان کا بڑے سے بڑا دشمن بھی ان کے کردار کی پاکیزگی کا معترف ہے۔ اور ہمارے لئے سب سے زیادہ خوشی کا باعث یہ ہے کہ ان کی تقرری روح کے سرطان کی طرح قادیانیوں کے وجود کو چاٹ رہی ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے ملک کو نیا صدر مبارک فرمائے' صدر مملکت کو یہ منصب مبارک ہو' توقع رکھنی چاہئے کہ وہ ملک کے قابل احترام منصب کے تقاضوں کو احسن انداز سے پورا کریں گے۔ ان کی خدمات سے ملک نظریاتی و جغرافیائی دشمنوں کی یلغار سے محفوظ ہوگا۔

جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کے اس فیصلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں صاحب کے مقدر کا ستارہ ابھی عروج پر ہے' تب ہی تو انہوں نے قابل صد مبارک یہ فیصلہ کیا۔ حق تعالیٰ شانہ ہمارے حکمرانوں کو' پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ (آمین)

بحرمتہ النبی الخاتم الکریم

غلام احمد قادیانی انگریز کا خودکاشتہ پودا

۱۲ر ۱۳نومبر ۱۹۹۶ء میں فرق باطلہ کے خلاف ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے ایک بین الاقوامی اجلاس کی پہلی نشست میں امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کی پراثر اور پردرد تقریر جس کا اردو ترجمہ مولانا سید سلمان الحسینی ندوی نے برجستہ سلیس اردو میں پیش کیا۔ بشکریہ "تعمیر حیات" لکھنؤ ہم ہدیہ ناظرین کررہے ہیں۔ (ادارہ)

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ اجمعین امابعد

برادران اسلام! میں آپ سب حضرات کی خدمت میں اور خاص طور پر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم کی خدمت میں سعودی عرب کے علماء کرام کا سلام پیش کرتا ہوں' خاص طور پر سماحتہ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز کا سلام آپ سب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' میں آپ سے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خادم الحرمین الشریفین اور ان کے رفقاء کار بھی آپ حضرات کی ان کوششوں کو اور خاص طور پر حضرت مولانا دامت برکاتہم کی کوششوں کو نہ صرف یہ کہ بہت سراہتے ہیں بلکہ اس کی پرجوش تائید کرتے ہیں۔ اور وہ اس کانفرنس میں آپ کے ساتھ ہیں۔

حضرات! میں امید کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس جس کا انعقاد بروقت اور برمحل ہورہا ہے فرق ضالہ کی سرکوبی اور ان کے فتنہ کے استیصال کے لئے اور خاص طور پر قادیانیت جیسے فتنہ پرور فرقہ کے تعاقب اور اس کی سرکوبی کے لئے انشاء اللہ نہایت ہی مفید کار آمد اور کامیاب کانفرنس ہوگی۔

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین اس علم نبوی کے حامل ہر دور میں وہ لوگ ہوں گے جو قابل اعتماد دیانتدار اور امانتدار ہوں گے' جن کا کام یہ ہوگا کہ اس دین میں غلو کرنے والوں کی تحریفات کو چھانٹ کر الگ کردیں اور جن کا کام یہ ہوگا باطل پرستوں کے اضافوں کو دروغ بیانیوں کو اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو اس دین حنیف سے کھرچ کر پھینک دیں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم بھی انہیں علماء حقانی اور ربانی میں سے ہیں جو اس حدیث کے مصداق ہیں اور جو اس دور میں جاہلوں کی تاویلات' باطل پرستوں کی دروغ بیانیوں اور غلو کرنے والوں کی تحریفات کو چھانٹنے اور انہیں دور کرنے اور دین حنیف کو صاف ستھری شکل میں پیش کرنے کی جدوجہد میں الحمدللہ معروف ہیں۔

بزرگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ترجمہ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ ان سے ڈرنے کا حق ہے اور مت مرنا' مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور ٹولیوں میں مت بٹو اور یاد کرو اللہ کے احسان کو کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے قلوب کے اندر الفت اور محبت پیدا کردی' اور تم بھائی بھائی ہوگئے۔" خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے "اللہ کے جو محبوب ہیں اللہ کے دوست ہیں' اور اللہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے نہ اندیشہ اور نہ رنج و غم' وہ لوگ صاحب ایمان اور صاحب تقویٰ ہیں۔"

میرے بزرگو! تقویٰ کے کیا معنی ہیں؟ لغت میں تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ انسان اپنا تحفظ اور بچاؤ کرے' اور شریعت میں تقویٰ کی تعریف بعض علماء کرام نے یوں کی ہے "تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی بندگی کی جائے اس طرح کہ پھر نافرمانی نہ کی جائے اور اللہ کی اطاعت کی جائے اس طرح کہ اس کا انکار نہ کیا جائے' اللہ کو یاد رکھا جائے تو اسے فراموش نہ کیا جائے تقویٰ کے معنی ہیں امتثال امر اللہ واجتناب منہیات اللہ کے احکامات کی پیروی کرنا اور اللہ کی منہیات اور محرمات سے بچنا۔" جب آپ تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو گویا اللہ کے عذاب سے اور اس کی پکڑ سے اپنے تحفظ کا انتظام کرلیتے ہیں' خداوند قدوس نے فرمایا کہ ترجمہ "جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ جاتے ہیں' جم جاتے ہیں جو اصلا" تقویٰ کی حقیقت ہے۔ تقویٰ نام ہے استقامت کا' تقویٰ نام ہے دوام ذکر الٰہی کا' تقویٰ نام ہے کہ انسان ہمیشہ اللہ کا مراقبہ کرتا رہے اس کی نگاہ میں اللہ ہے' اس کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اللہ کی شریعت پر عمل کرتا رہے' قرآن پاک میں اس مقام پر اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاتے ہیں اور ڈٹ جاتے ہیں' تو فرشتے ان پر اترتے ہیں اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ مت ڈرنا اور مت رنج کرنا۔" اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ جنت کی خوشخبری لے لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے اور اللہ کہتا ہے کہ میں تمہارا ولی ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ جہاں تمہیں

من چاہی چیزیں ملیں گی جو تمہارا مطالبہ ہوگا وہ دیا جائے گا' مغفرت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا رب ہماری میزبانی فرمائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور یہ کہا کہ حضور ایمان کے بارے میں مجھ سے کچھ ارشاد فرمادیجئے جس پر میں عمل کرکے جنت میں چلا جاؤں اور بات مختصرا" ارشاد فرمایئے کہ میں یاد کرلوں تو فرمایا تھا "کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ ڈٹ جاؤ"

میرے بزرگو! اللہ نے فرمایا کہ "دیکھو مت مرنا مگر اسلام پر' اس بات کا اس مطالبے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اسلام سے چمٹا رہے اور اس پر برابر قائم رہے ایسا نہ ہو کہ اس کا اسلام گنڈیدار ہو' کبھی اسے یاد کرے' کبھی اسے فراموش کردے۔" خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا مطلب کیا ہے؟ علماء مفسرین کا بالاتفاق یہ کہنا ہے کہ "حبل اللہ" سے مراد قرآن پاک ہے' حبل اللہ سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے' اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز اوپر سے آئی ہے یعنی کلام الٰہی' وحی الٰہی اس کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور پھر آگے یہ حکم ہے کہ ولا تفرقوا ٹولیوں میں مت بٹنا' گروہوں میں مت بٹنا' لیکن افسوس کہ کچھ ایسے افراد اس ملت میں پیدا ہوئے کہ جنہوں نے ولا تفرقوا کی ہدایت پر عمل کرنے کے بجائے تفرق کی' شیطانی ہدایت پر عمل کیا اور امت میں تفرق کے بیج بوتے چلے گئے انہی لوگوں میں وہ بے توفیق اور بدبخت قادیانی کہ جس نے اس امت میں فتنہ کا بیج بویا اور اس نے ختم نبوت کا انکار کیا۔ یاد رکھئے کہ ختم نبوت کا انکار کفر صریح ہے چونکہ خداوند قدوس کا ارشاد ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے کو ختم فرمانے والے ہیں۔" قرآن پاک میں اس حیثیت سے پوری صراحت کے ساتھ آپ کا تعارف کرادیا گیا۔ اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ان احادیث میں جو تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور امت کے عقیدے کا جزو ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی "میں نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا" حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ "میرے بعد تیس دجال اور کذاب اور مفتری پیدا ہوں گے' جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے تو لوگو تم ان سے بچنا' ان سے دور رہنا' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو فتنے میں مبتلا کردیں۔" ابھی آپ نے حضرت مولانا دامت برکاتہم سے سنا تھا کہ مولانا نے ارشاد فرمایا کہ غلام احمد قادیانی کا خود یہ اعتراف ہے کہ میں انگریزوں کا "خود کاشتہ پودا" ہوں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو اس قادیانی کتابوں سے ماخوذ ہے وہ خود اپنے بارے میں یہ لکھتا ہے کہ "میں انگریزوں کا بنایا ہوا اور ڈھالا ہوا ہوں' میں ان کے سانچے میں ڈھلا ہوں' میں ان کی خدمت کے لئے تیار کیا گیا ہوں' میں ان کا وظیفہ خوار ہوں اور یہ بات بار بار اپنی کتابوں میں اس نے دہرائی ہے۔" تو وہ جس نے اس بات کا اعتراف کرلیا کہ وہ خود دشمنان اسلام اور استعماری طاقتوں کا پروردہ ہے۔ اس فتنہ سے متاثر ہونا فی الحقیقت سوائے جہل اور خرافات پرستی کے اور کچھ نہیں ہے اور انگریز ہی کیا؟ یہودیوں نے بھی اس کو گود میں لے رکھا ہے۔ تل ابیب میں قادیان کا پرچہ شائع ہوتا ہے' دنیا میں اگر کوئی جگہ ملی بھی تو تل ابیب میں جہاں سے قادیانیوں کا پرچہ شائع کیا جاتا ہے۔ پاکستانی حکومت اس اعتبار سے قابل تعریف ہے کہ اس نے قادیانیوں کے بارے میں ملت اسلامیہ کے تمام نمائندہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ آج سے بہت پہلے صادر کردیا تھا' کہ قادیانی کافر ہیں ان کا ملت اسلامیہ سے کسی طرح کا کوئی رابطہ اور تعلق نہیں ہے۔

میرے بزرگو! اور دوستو! خداوند قدوس کا صاف ارشاد ہے "یہ میرا راستہ ہے بالکل سیدھا جس کی پیروی کرو اور دائیں بائیں راستوں پر مت پڑو ورنہ تم کو بھٹکادیں گے' اور حق سے دور کردیں گے۔" یہ صراط جس کا قرآن پاک میں تذکرہ ہے یہ صراط مستقیم کتاب اللہ ہے' یہ صراط مستقیم سنت رسول اللہ ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن پاک کی یہ آیت پڑھے قل تعالوا اتل ماحرم علیکم ربکم سے لیکر آخر تک یہاں تک کہ یہ آیت آئی ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ O

حضرات! یہ بات بالکل ظاہر ہورہا ہے کہ اس فتنہ کے شکار وہی لوگ ہوتے ہیں جو اسلام سے ناواقف ہیں۔ اسلام سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا انسان کبھی ایسے فتنہ کے قریب نہیں بھٹک سکتا ہے۔ اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آیا ہے نہ آئے گا۔

میرے بزرگو! ہندوستان کی سرزمین سے یہ پودا اگا تھا اور اس نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کے علماء کرام برصغیر ہندو پاک کے علماء نے تعاقب شروع کیا تو نئی نئی جگہیں تلاش کی گئیں' اور قادیانیت کے لئے افریقہ کے علاقے کو بھی تلاش کرکے یہ فتنہ وہاں بھی اسی شدت کے ساتھ پھیلایا گیا ہے اور یہ بڑی خطرناک سازش

دہشت گردی سے عدالتی بحران تک

قادیانی سازش بے نقاب

بھارت نے قادیان میں دہشت گردی کی تربیت کا مرکز قائم کردیا

پاکستان میں ویٹی کن کی طرز پر ریاست کے قیام کی کوششیں

وزیر اعظم کو رپورٹ پیش کردی گئی' حساس اداروں کو تحقیقات کا حکم

درج ذیل مضمون معروف کالم نگار جناب فاروق عادل صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے جو بشکریہ ہفت روزہ "تکبیر" افادہ عام کیلئے نذر قارئین کر رہے ہیں (ادارہ ختم نبوت)

یہ کہانی بھی اتنی ہی پرانی ہے' جتنا پاکستان اور اس کی تاریخ۔ ۱۹۴۷ء کے ان مہینوں میں جب پاکستان نے جغرافیائی وجود نہیں پایا تھا' لیکن اٹل حقیقت بن چکا تھا۔ غیر منقسم پنجاب کے ایک مذہبی گروہ نے انگریز حکمرانوں کو ایک خط ارسال کیا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ ہمیں مسلمانوں میں شمار نہ کیا جائے کیونکہ ہم ہندوستان میں بسنے والے تو ہیں لیکن مسلمانوں سے الگ ایک اکائی کے طور پر شناخت رکھتے ہیں۔ تحریک و تاریخ پاکستان کے شناور جانتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی کے خلیفہ اول نے یہ خط بعض ہندو رہنماؤں اور انگریز سرپرستوں کی خواہش پر تحریر کیا تھا۔ اس لئے یہ درخواست تسلیم کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی نتیجہ یہ نکلا کہ گورداسپور' فیروز پور اور امرتسر کے علاقوں میں' جہاں مسلمانوں کی آبادی ۵۱ فیصد تھی کم ہو کر اقلیت میں بدل گئی۔ اسی وجہ سے پنجاب کی وہ غیر منصفانہ تقسیم ہوئی۔ جس کے سبب تاریخ کا بدترین قتل عام اور فقید المثال ہجرت کا واقعہ ہی رونما نہیں ہوا' کشمیر کا قضیہ بھی اٹھ کھڑا ہوا جو اب رستا ہوا ایک ناسور بن چکا ہے۔ تاریخ کے اس بدصورت واقعہ کے پس پشت یہ حقیقت بھی کارفرما تھی کہ بدقسمتی سے باؤنڈری کمیشن میں مسلمانوں کی نمائندگی سر ظفر اللہ خان کر رہے تھے۔ جن کے روحانی رہبر نے انگریز حکمرانوں کو خط لکھ کر خود کو مسلمانوں سے الگ کرایا تھا۔

اس واقعہ کی کڑیاں چند برس قبل کی ایک سازش اور اس کے نتیجے میں برپا کی جانے والی ایک تحریک سے جڑی ہوئی تھیں۔ جس کے سربراہ جماعت احمدیہ کے (دوسرے نمبر پر بننے والے) سربراہ مرزا بشیر الدین محمود اور سیکریٹری حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمتہ تھے۔ تاریخ میں اس تحریک کو کشمیر کمیٹی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ۱۹۳۱ء کی بات ہے۔

قادیانی اپنے پیشواء مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ہی نہیں' مسیح موعود بھی قرار دیتے ہیں اور ان کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں دفن ہیں اس لئے کشمیر ان کے لئے مذہبی اعتبار سے ایک اہم مقام ہے۔ یہ انکشاف حکیم نور الدین نے کیا تھا جو غلام احمد قادیانی کی موت کے بعد جماعت احمدیہ کے پہلے امیر بنے تھے۔ وہ مہاراجہ کشمیر کے سرکاری معالج تھے۔ انہوں نے تحقیق کر کے کتاب لکھی۔ جس میں ثابت کیا کہ سری نگر کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے' اس لئے کشمیر پر ہمارا حق ہے۔ حالانکہ یہ ایک غلط دعویٰ تھا۔ جس کا بطلان عہد ساز تاریخی ناول نگار عبد الحلیم شرر نے اپنی کتاب لغبت چین میں کیا جو خصوصی طور پر اسی مقصد کے لئے لکھی گئی تھی۔ انہوں نے تاریخی حوالوں سے ثابت کیا کہ سری نگر کے قریب عیسیٰ نامی جس شخص کی قبر ہے وہ وسط

ایشیاء کا ایک مجاہد کمانڈر تھا جو کسی جنگ میں شکست کھا کر اس علاقے میں آنکلا اور یہیں آسودہ خاک ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی فتنہ قادیان کی تباہ کاریاں اتنی عام ہوئی تھیں نہ لوگ ان کے کافرانہ عقائد سے زیادہ واقف تھے' چنانچہ متذکرہ مقصد کے پیش نظر قادیانیوں نے بعض دیگر حوالوں کو سامنے رکھتے ہوئے "کشمیر چلو تحریک" شروع کی تو عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے علامہ اقبال کو اس کی مرکزی قیادت میں شامل کرلیا گیا' لیکن علامہ اقبال جیسے زیرک شخص سے یہ سازش اور اس کے پس پشت عناصر زیادہ عرصہ تک چھپے نہ رہ سکے' چنانچہ انہوں نے فی الفور خود کو اس نام نہاد تحریک سے الگ کرکے اس کے غبارے سے ہوا نکال دی (واضح رہے کہ اس زمانے میں قادیانی خود کو مسلمانوں سے الگ نہیں قرار دیتے تھے بلکہ وہ اندر ہی اندر ان کی جڑیں کھوکھلی کرتے تھے)

کشمیر چلو تحریک سے لیکر خود کو مسلمانوں سے الگ قرار دینے کی درخواست اور اس کے بعد باؤنڈری کمیشن میں پنجاب کی غیر منصفانہ تقسیم تک جماعت احمدیہ نے جو کردار ادا کیا اس کی وجہ ان کے ساتھ کیا گیا ایک خوش نما وعدہ تھا۔ جس کو عملی روپ دلوانے کے لئے قادیانی تسلسل کے ساتھ ایک خاص کردار ادا کررہے تھے۔ قادیانیوں سے کہا گیا تھا کہ خود کو مسلم اکثریت سے الگ قرار دے لیں تو انہیں پاکستان کے ساتھ جانے والے دو علاقوں سیالکوٹ اور شکر گڑھ سے لیکر کشمیر تک ایک خطہ زمین دے دیا جائے جس کا مرکز قادیان ہوگا اور اس کی حیثیت ویٹی کن سٹی کی سی ہوگی جو عیسائی دنیا کا مرجع ہے۔

حالات پر کس کا بس چلتا ہے۔ ۱۹۴۷ء کی ہیجان انگیز فضا میں سکھوں کی سمجھ میں یہ باریک نکتہ نہ آسکا۔ انہوں نے جب مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے کے لئے بلم اور تلوار اٹھائی تو مسلمانوں کی سی وضع قطع اور اسی انداز سے عبادت کرنے والے قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان کوئی تمیز نہ کرسکے۔ اس وجہ سے قادیان' گورداسپور' فیروزپور اور امرتسر سے قادیانیوں کو بھی مسلمانوں کے ساتھ ہی نکلنا پڑا۔ موٹے دماغ رکھنے والے سکھوں نے اپنی بے تدبیری سے مسلمانوں کے خلاف تیار کی گئی ایک منظم سازش ناکام بنادی تھی' خیر میں سے شر برآمد ہونے کا مقولہ ایسے مواقع پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۹۴۷ء میں قادیان کے نام سے ایک نیا ویٹی کن سٹی بنانے کی سازش تو ناکام ہوگئی لیکن اس مذہبی فرقے پر بھارت کی مہربانیوں میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ ان برسوں میں جب مشرقی پنجاب میں سکھ بغاوت عروج پر تھی بھارت نے کسی غیر ملکی کے' خواہ وہ سکھ ہی کیوں نہ ہو' پنجاب میں داخلے پر پابندی عائد کررکھی تھی لیکن اس سارے زمانے میں پاکستان سمیت دنیا بھر کے قادیانیوں کو قادیان جانے کی مکمل آزادی تھی جو مشرقی پنجاب ہی کا ایک قصبہ ہے جسے غلام احمد قادیانی کے شوق نبوت نے شہرت دلادی۔

قیام پاکستان اور اس کے بعد قرارداد مقاصد کی منظوری نے ہر اس قوت کی امیدوں پر اوس ڈال دی جو اولا" قیام پاکستان ہی کا مخالف تھا لیکن پاکستان کو بننے سے نہ روک سکنے پر وہ اس ملک کو ایک خاص رنگ میں رنگنے کا خواہش مند تھا' یا برباد کردینے کا۔ ان قوتوں میں قادیانی بھی شامل تھے' عیسائی بھی اور بعض دیگر سیاسی اور غیر سیاسی گروہ بھی' کیونکہ یہ عناصر کسی بھی طور پر ایسا پاکستان قبول نہیں کرسکتے تھے جس کی شناخت اسلام ہو' صرف اور محض اسلام۔

گزشتہ دہائی میں توہین رسالت کا قانون منظور ہوا تو دو مذہبی اقلیتوں نے اسے براہ راست خود پر حملہ تصور کیا۔ جن میں سرفہرست قادیانی اور دوسرے نمبر پر عیسائی تھے۔ اس موقع پر ان دونوں اقلیتوں کے مفادات مشترک ہوچکے تھے۔ پنجاب میں جن علاقوں میں عیسائی آبادی کا زیادہ ارتکاز ہے ان میں سیالکوٹ' لاہور' اوکاڑہ وغیرہ کے سرحدی علاقے خاص طور پر شامل ہیں۔ یہ بھی ایک اتفاق ہے کہ ان ہی علاقوں میں قادیانی بھی کافی تعداد میں موجود ہیں کیونکہ یہ وہی علاقے ہیں جو قادیان کے قریب ترین ہیں۔ ان علاقوں میں قیام پاکستان سے پہلے ہی غلام احمد قادیانی کے اثرات رہے ہیں۔ توہین رسالت کے قانون نے ان دونوں اقلیتوں کے مفادات یکجا کردیئے اور ان کے درمیان ایک غیر مرئی رشتہ اتحاد قائم کردیا۔ اس غیر اعلانیہ اتحاد نے آگے چل کر پاکستان میں غیر معمولی صورت حال پیدا کردی۔ ہفتہ عشرہ قبل انجام کو پہنچنے والے سیاسی' آئینی اور عدالتی بحران سے قبل ملک بھر میں اور بالخصوص پنجاب میں جاری فرقہ وارانہ دہشت گردی کا اس سے گہرا تعلق ہے۔

ان دونوں اقلیتی فرقوں نے اس سلسلے میں دو محاذوں پر کام کیا۔ منظم منصوبہ بندی کے ساتھ ملک میں غیر سرکاری انجمنوں (NGOs) کا ایک جال بچھایا۔ اس سلسلے میں سر ظفر اللہ خان کے بھتیجے ظفر چوہدری نے بنیادی کردار ادا کیا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امیر مرزا طاہر احمد کی ہدایات پر سندھ کے سابق عبوری وزیر اور ریٹائرڈ بریگیڈیئر کنور ادریس بھی اہم خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ غیر سرکاری انجمنوں نے' جن میں قادیانی شوہر رکھنے والی معروف قانون داں عاصمہ جہانگیر کا ادارہ بھی

شامل ہے۔ دنیا بھر میں انسانی حقوق کی دیگر تنظیموں اور ان تنظیموں کے سرپرست اداروں سے روابط استوار کئے اور انسانی حقوق اور پاکستانی قوانین کو بنیاد بنا کر عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا' جو کسی نہ کسی شکل میں اب بھی جاری ہے۔

دوسرا محاذ دہشت گردی کا تھا۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے جو واقعات ہوئے ان کا سرسری جائزہ ہی لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان میں سے بیشتر واقعات بالخصوص ان سرحدی علاقوں میں ہوئے جن میں یہ دو مذہبی اقلیتیں آباد ہیں۔

حال ہی میں چند ذمہ داروں نے حکومت کو ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب (بھارت) کے قصبے قادیان میں بھارتی حکومت نے ایک کیمپ قائم کیا ہے۔ بھارتی خفیہ ادارے ریسرچ اینڈ انالیزنگ (را) کی زیر نگرانی چلنے والے اس کیمپ میں پاکستان سے آنے والے نوجوانوں کو دہشت گردی کی تربیت دی جاری ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تربیت حاصل کرنے والے ان نوجوانوں کو جماعت احمدیہ کے توسط سے قادیان بھیجا جاتا ہے۔ ان نوجوانوں میں احمدی یا قادیانی بھی ہوتے ہیں اور عیسائی بھی۔ ان نوجوانوں کو قادیانیوں اور عیسائیوں کو گھروں میں پناہ دی جاتی ہے اور بنیادی نوعیت کی معلومات اور تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ یہ دہشت گرد جرائم کرنے کے بعد ان ہی علاقوں میں پناہ بھی لیتے ہیں۔ واضح رہے کہ شکر گڑھ سے قادیان کا فاصلہ ۲۰ یا ۲۵ میل سے زیادہ نہیں ہے۔

پاکستان میں کی جانے والی فرقہ وارانہ دہشت گردوں کی ایک تکون شکر گڑھ (اور اس سے ملحقہ علاقے) آکسفورڈ (برطانیہ' جس کے قریب جماعت احمدیہ کا مرکز ہے) اور قادیان ہے۔ ان تینوں علاقوں میں قادیانی رہنماؤں کی آمدورفت کا ریکارڈ تیار کیا جائے تو اس کے نتیجے میں ایک حیرت ناک کہانی وجود میں آتی ہے۔ رپورٹ میں اس سلسلے میں بعض نام بھی پیش کئے گئے ہیں جن کے افشاء نے حکومتی حلقوں میں حیرت اور بے چینی پیدا کردی ہے اور اس سلسلے میں غیر معمولی تیز رفتاری اور تحقیقات کی جارہی ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھارت' اسرائیل اور عیسائی دنیا کے جماعت احمدیہ سے روابط معمول کی بات رہے ہیں اس لئے ان پر کبھی حیرت ظاہر نہیں کی گئی۔ لیکن ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے اور اس کے بعد جنرل ضیاء الحق کے دور میں توہین رسالت کا قانون منظور ہوجانے کے بعد ان روابط میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا جیسے جیسے یہ روابط بڑھتے گئے' اسی تیزی کے ساتھ پاکستان میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور شیعہ سنی فسادات اور خونریزی میں بھی اضافہ ہوا۔ یہ رابطے اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ گئے جب ۸۴ء میں مرزا طاہر احمد اچانک لندن روانہ ہوگئے۔ اس کے بعد رابطے استوار کرنے کے بعد منصوبے بنانے اور ان پر عمل درآمد میں تیزی اور بہتری پیدا ہوئی۔

رپورٹ میں پاکستان کی انتظامیہ اور سیاست میں جماعت احمدیہ کے اثر و نفوذ اور اس کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی شخصیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

پاکستان قائم ہوا تو بیوروکریسی میں قادیانی بھاری تعداد میں موجود تھے۔ جبکہ مسلح افواج میں بھی ان کی تعداد قابل لحاظ تھی اور ایک حد تک موثر بھی۔ اس صورت حال سے خاص طور پر بیوروکریسی میں غیر معمولی صورت حال پیدا ہوگئی ملازمتیں اور ترقیاں صرف ان ہی لوگوں کو ملتیں جو قادیانی ہوتے یا جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کی سفارش کی گئی ہوتی۔ جو اس جماعت کی سفارش حاصل نہ کرپاتے یا اس میں عار محسوس کرتے ملازمت و ترقی سے محروم رہتے۔ یہ وہی زمانہ تھا جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پہلی تحریک چلی۔ یعنی ۱۹۵۳ء رپورٹ میں قرار دیا گیا ہے کہ تحریک ختم نبوت شروع ہونے میں جہاں دیگر عوامل موجود تھے وہیں ایک عنصر یہ بھی تھا جس نے ملک بھر میں اور بالخصوص پنجاب میں اقتصادی مسائل پیدا کردیئے تھے۔

مرزا طاہر احمد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہی وہ شخصیت تھی جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ نے سیاست میں عمل دخل شروع کیا ورنہ اس سے قبل وہ خود کو اس شعبے میں کمزور محسوس کرتی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو پاکستان پیپلزپارٹی کی بنیادیں رکھ رہے تھے' مرزا طاہر احمد بھی ان کے دائیں بائیں ہی تھے۔ ان دنوں مرزا ناصر احمد جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے مگر ایک شرمیلے اور قدرے کم ہمت شخص تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ سیاست میں ٹانگ اڑا کر اپنے لئے مخالفت کا سامان کرے۔ لیکن مرزا طاہر احمد نے امیر جماعت کی مرضی کے علی الرغم پیپلزپارٹی میں اثر و رسوخ پیدا کیا۔ اسی زمانے میں مرزا طاہر اہم اداروں کی نظر میں آگئے اور ان کے بارے میں رائے بنی کہ یہ نوجوان جارح طبیعت' مسلح سرگرمیوں کا خواہش مند اور ایک ذہین آدمی ہے۔ نوجوان مرزا طاہر نے مرزا ناصر احمد کی زندگی میں ہی جماعت احمدیہ کا سیاسی رنگ اس قدر متحرک اور مضبوط بنادیا کہ امیر جماعت احمدیہ بے بس ہوتے چلے گئے۔ مرزا طاہر بھٹو کے اس قدر قریب تھے کہ جب وہ اقتدار میں آگئے تو ان کی حیثیت اہم سیاسی مشیر اور عملاً "حکمران کی سی ہوگئی۔ اب قادیانی مزید طاقتور ہوچکے تھے۔ اس سے قبل ۱۹۶۵ء میں یہ

عنصر بھٹو کے ذریعے بھارت سے جنگ کرا کے پاکستان کا وجود ختم کرنے کی سازش کر چکا تھا۔ اس مرحلے پر بھی ان کا مطمع نظر ایک الگ ریاست کا قیام تھا جس کا خواب انہوں نے چالیس کی دہائی میں دیکھا تھا۔ اب یہی عنصر اقتدار میں بڑی حد تک اپنا اثر و نفوذ پھیلا چکا تھا' اس وجہ سے ملک کی محب وطن مذہبی و سیاسی جماعتوں کے علاوہ خود فوج میں تشویش پیدا ہوئی اور ملٹری انٹیلی جنس نے ان کی سرگرمیوں اور حساس عہدوں پر ان کے لوگوں کے بارے میں رپورٹ اور فہرستیں تیار کرائیں۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد ان کے خلاف بھرپور عوامی تحریک چلی جس کے نتیجے میں بھٹو کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اسی زمانہ میں حساس عہدوں پر متعین کئی قادیانی ملک سے فرار ہوئے' فوج اور دیگر اداروں سے مستعفی ہوئے اور وہ لوگ جو مجبوریوں اور مالی فوائد کے سبب قادیانی ہو گئے تھے از سر نو مسلمان ہو گئے جس کی ایک مثال ضلع جہلم کا معروف خاندان ہے۔ راجہ منور جس کے چشم و چراغ ہیں جنہوں نے اعلان کر دیا کہ وہ مسلمان ہیں۔ ان کے دو بھائی راجہ منصور اور راجہ باسط فوج میں تھے اور ایک بھائی راجہ غالب پنجاب میں ڈائریکٹر ایجوکیشن تھے۔ اور اس جیسی دوسری کئی مثالوں کی وجہ سے اب بھی سمجھا جاتا ہے کہ اگر مسلمان علماء کرام حکمت اور دردمندی کے ساتھ بھرپور کوشش کریں اور اس میں سرکاری ذرائع ابلاغ بھی ان کا ساتھ دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اب بھی ہزاروں کی تعداد میں قادیانی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں کیونکہ یہ لوگ نہ اس مذہبی گروہ کے اصل عزائم سے باخبر ہیں اور نہ ان کی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی اطلاع رکھتے ہیں۔ تجویز کیا گیا ہے کہ اگر محبت اور اخلاص کے ساتھ انہیں مخاطب کیا جائے تو اس مقصد میں خاطر خواہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کی بڑی تعداد حق کی متلاشی اور محب وطن ہے۔ مگر ان سے آج تک درست انداز میں کوئی رابطہ نہیں کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ سانحہ مشرقی پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ اور اس کے سیاسی ونگ کے بارے میں حساس اداروں نے جو معلومات جمع کی تھیں ان سے یہ بات ایک بار پھر منکشف ہوئی تھی کہ یہ عنصر قادیان یا کسی اور مناسب نام سے ایک ریاست بنانا چاہتا ہے جس کی ہیئت ترکیبی ویٹی کن سٹی کی طرز پر ہوگی۔ یہ بات بھی سامنے آئی تھی کہ اس مقصد کے لئے بھارت نے ہمیشہ ان کی سرپرستی کی ہے اور بھارت کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ اگر یہ اپنی جدوجہد اور حکمت عملی سے سیالکوٹ اور شکر گڑھ پر مشتمل سرحدی علاقہ حاصل کرنے کی پوزیشن میں آ جائیں تو قادیان اور ملحقہ علاقوں سمیت کشمیر ان کو دے دیا جائے گا۔ جہاں ان کی مرضی کی خود مختار حکومت بلکہ ریاست قائم ہوگی۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ قادیانیوں نے ۷۰ء اور ۸۰ء کی دہائیوں میں بالکل اسی طرح شیعہ اور اسماعیلی فرقے کی طرف بھی دست تعاون بڑھانے کی کوشش کی تھی جس طرح اب عیسائیوں کی طرف بڑھایا ہے مگر اس کوشش میں انہیں ناکامی ہوئی تھی۔

اب چند برسوں سے عاصمہ جہانگیر اور ان جیسے انسانی حقوق کے دیگر نام نہاد علمبرداروں کی مدد سے پاکستان کو انسانی حقوق کی پامالی کے حوالے سے بدنام کرنے کی کوشش کی' جس کی پشت پر ظفر چوہدری موجود رہے ہیں۔ اسی زمانہ میں پاکستان میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کرائی گئی اور بعض قادیانیوں اور عیسائیوں کو قتل کر دیا گیا تاکہ توہین رسالت کے قانون کی آڑ میں پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کیا جائے۔

رپورٹ میں بعض حوالوں کے ساتھ یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ چند ماہ قبل قتل و غارت گری سے لیکر موجودہ آئینی' دستوری اور عدالتی بحران تک اس عنصر کی کارفرمائی رہی ہے۔ حالیہ بحران پیدا کرنے کے لئے ۳۲ کروڑ امریکی ڈالر استعمال کئے گئے تھے' اس بھاری رقم کی تقسیم اور استعمال بھی انہی کے ذریعے عمل میں آئی۔

اس بحران کا بنیادی سبب یہ تھا کہ ملک کے نظریاتی تشخص پر کاری ضرب لگائی جائے تاکہ یہ ایک اسلامی ریاست کی بجائے لادین ریاست میں تبدیل ہو جائے اس صورت میں اس ملک کا عالمی کردار ہی نہیں دفاعی صلاحیتیں بھی متاثر ہوں گی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے:

اولاً: کوشش کی جائے کہ ۷۳ء کا دستور ہی ختم ہو جائے۔

ثانیاً: دستور ختم نہ کرایا جا سکے تو کم از کم آٹھویں ترمیم (پوری کی پوری) ہی ختم کرا دی جائے۔ اس کے بعد دوسری ترمیم (جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے) کو ختم کرانے کی کوشش کی جائے۔

اس مقصد کے لئے سیاسی اور عسکری' ہر دو شعبوں میں سیکولر قیادت کو ابھارنے اور کامیاب کرانے کی کوشش کی جائے جیسا کہ حالیہ بحران کا بنیادی مقصد تھا۔

اگلے دو برسوں کے لئے جس عبوری انتظام میں ایک بلند منصب کے لئے جس شخصیت کا نام تجویز کیا گیا تھا وہ اپنے قول و عمل اور کردار کے حوالے سے خالصتاً" سیکولر شخصیت ہے۔ اس کے بارے میں یہ سوال بھی اٹھایا گیا ہے کہ کیا کوئی ایسا شخص' جو نہ صرف نظریاتی اعتبار سے ہی قابل قبول نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ متعدد اخلاقی عوارض لگے ہوئے ہیں وہ پاکستان جیسی ریاست میں کسی ذمہ دار منصب اور بالخصوص نظام عدل میں جگہ پانے کا آئینی اعتبار سے اہل

ہو سکتا ہے؟ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ یہ امر قطعی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے کہ ملک میں پیدا ہونے والے ہر بحران کے پس پشت کسی نہ کسی اعتبار سے قادیانی موجود ہوتے ہیں اور اس بار بھی وہ تندی سے سرگرم عمل رہے ہیں۔ جس کا ثبوت مرزا طاہر احمد کے حالیہ بیان سے بھی ہوتا ہے۔

رپورٹ میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ بھارت انہیں قادیان نامی ریاست بنانے کے لئے مشرقی پنجاب کا قصبہ قادیان' ملحقہ علاقے اور کشمیر دے یا نہ دے وہ بہرحال ویٹی کن سٹی طرز کی ایک آزاد ریاست بنانے کے لئے کوشاں رہا ہے' ان کے اس موقف اور مقصد میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور اس سلسلے میں انہیں بھارت' اسرائیل اور عیسائی دنیا کی ٹھوس مدد و اعانت حاصل ہے۔ رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ:

۱۔ مرزا طاہر احمد کے بھارت کے دوروں اور بھارتی حکام کی لندن میں اس سے ملاقاتوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

۲۔ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کے جن میں دو سال تک بھارت میں گزارنے والے خالد کھرل (سابق وفاقی وزیر) اعتزاز احسن' آفتاب احمد شیرپاؤ اور ناہید خان شامل ہیں رابطوں اور سرگرمیوں کو مانیٹر کیا جائے۔

۳۔ برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں قادیانیوں کو آسانی کے ساتھ سیاسی پناہ دینے کے معاملے پر سنجیدگی سے توجہ دی جائے اور اس مسئلے کو نہایت باریک بینی اور احتیاط کے ساتھ سفارتی سطح پر اٹھایا جائے۔

۴۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والے اداروں' ان کے عہدیداروں اور ظفر چوہدری جیسے ان کے سرپرستوں کی سرگرمیاں واچ کی جائیں اور خاص طور پر ان کے مالی امور کی باقاعدگی اور سختی کے ساتھ چھان بین کی جائے۔

۵۔ سیالکوٹ شکر گڑھ اور دیگر ملحقہ سرحدی علاقوں میں قادیانیوں اور عیسائیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے ان علاقوں سے گزر کر ہی دہشت گردی کی تربیت حاصل کرنے کے لئے نوجوان بھارت جاتے ہیں اور وہاں سے واپس آتے ہیں یہ راستے بند کئے جائیں اور ان خاندانوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے جو دہشت گردوں کو پناہ دیتے ہیں اور ان کے لئے سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔

۶۔ جن دنوں ملک کے مختلف حصوں میں دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں اس سرحدی علاقے میں دہشت گردوں کی آمدورفت بڑھ جاتی ہے جرائم کرنے کے بعد دہشت گرد اس علاقے سے پڑوسی ملک فرار ہوجاتے ہیں اس زمانے میں اس علاقے پر کڑی نظر رکھی جائے تو دہشت گردوں پر آسانی کے ساتھ گرفت کی جاسکتی ہے۔ جس کے نتیجے میں دہشت گردوں کے جال اور ان کے سرپرستوں کے بارے میں ہولناک انکشاف ہوسکتے ہیں۔

○

بقیہ : عورت کا مقام

کو طاقتور بنادے۔ کیا سائنس نے کوئی ایسا طریقہ دریافت کرلیا ہے جس سے عورت کو ہمیشہ کے لئے حیض و نفاس سے نجات مل جائے؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ عورت کو ولادت اور رضاعت سے چھٹی مل جائے؟ کیا عورت کے حواس خمسہ میں قدرت نے جو کمزوری رکھی ہے اس کو دور کیا جاسکتا ہے؟ کیا دیکھتے نہیں کہ تمام جانداروں میں نر مادہ سے قوی ہوتا ہے؟ کیا جدید سائنس نے عورت کی کمزوری کو تسلیم نہیں کرلیا؟ اور اسی طرح جو عورتیں ہر شعبے میں مردوں کی ہمسری کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں نہیں ہیں کیا آپ ان کو عورتیں کہیں گے جو عورت کے نام پر بہت بڑا الزام ہیں بڑا دھبہ ہیں کیا وہ عورتیں ہیں جنہیں اپنے بچوں کی تربیت کی اور گھریلو فرائض کی کوئی فکر نہیں' کیا وہ عورتیں ہیں جن کی زندگی کا مقصد صرف تھرکنا' ناچنا اور مردوں کے دل لبھانا ہے' کیا وہ عورتیں ہیں جن کے جسم عریاں ہیں' چہرے عیاں ہیں اور جن کی لوچدار آوازیں فتنہ جہاں ہیں' حقیقت میں یہ عورتیں نہیں بلکہ تہذیب کے چہرے کے بدنما نشان ہیں۔ یہ عورتیں نہیں خوبصورت کھلونے ہیں' یہ عورتیں نہیں اور مرد ہی نہیں بلکہ تیسری جنس ہیں۔ اور جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کا کیا مقام ہے کیا حقوق ہیں تو ہمارا مقصد عورت ہوتی ہے ہم جنس ثالث کے حقوق بیان نہیں کرتے اور ماڈرن لوگ شور کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کے کوئی حقوق نہیں تو میرا خیال ہے کہ ان کا مقصد یہ ہوگا کہ اسلام میں اس تیسری جنس کے کوئی حقوق نہیں تو ان کی یہ بات کسی حد تک درست ہوگی کیونکہ اسلام نے اس تیسری جنس کو واقعی وہ حقوق نہیں دیئے جو عورت کو دیئے ہیں باقی جہاں تک عورت کا تعلق ہے تو عورت کو اسلام نے جو حقوق دیئے ہیں وہ کسی اور مذہب و قانون میں نہیں دیئے گئے۔ اسلام نے عورت کو جو صحیح مقام دیا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کرو اور یورپ کے سراب کے پیچھے چل کر اپنے خاندان کو اپنی پرسکون زندگی کو اپنی عزت و وقار کو برباد و تباہ نہ کرو' یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ عورتوں کے نام نہاد وکیل اور نقلی ہمدرد عورت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی نسوانیت کو اجاڑنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری قوم کو ان نام نہاد وکیلوں اور جھوٹے نعروں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

ڈاکٹر امان اللہ واشکی

اسلام میں عورت کا مقام

جدید تعلیم یافتہ حضرات جن کو پڑھے لکھے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے ان کی طرف سے یہ بات تواتر کے ساتھ کہی جارہی ہے کہ عورت ہمارے معاشرے کا مظلوم ترین طبقہ ہے اس کے حقوق پامال ہو رہے ہیں اس کا استحصال ہو رہا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہی جارہی ہے کہ یورپ نے عورت کو آزادی دی ہے اس کو حقوق دیئے ہیں اس کو مرد کے برابر لا کھڑا کیا ہے جس کی بدولت عورت خوب ترقی کر رہی ہے۔ لیکن حقیقت میں کسی مذہب اور قانون میں کسی تمدن اور سوسائٹی میں عورت کو وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا گیا جو مقام اور مرتبہ عورت کو اسلام نے دیا ہے۔

عورت غیر اسلامی تہذیبوں میں:

حقیقت تو یہ ہے کہ مقام مرتبہ دینا دور کی بات ہے کہ اس کے بجائے غیر اسلامی تہذیبوں میں عورت کی حق تلفی ہوئی ہے اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔ اسے منحوس اور ذلیل سمجھا گیا ہے اسے شیطان کی ایجنٹ قرار دیا گیا ہے اسے شر اور فساد کی جڑ ثابت کیا گیا ہے اور کہنے والے نے صحیح کہا ہے کہ "یہ بدنما داغ انسان کی پیشانی سے کبھی دھویا نہ جاسکے گا کہ جاہلیت میں مرد نے اسی گود کو بے عظمت اور بے قیمت کیا جس میں خود پرورش پاکر آدمی بنا۔" قدیم یونان میں عورت کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ سمجھا جاتا تھا وہ غلاموں کی طرح بازاروں میں بیچی جاتی تھی۔ میراث میں ان کا کوئی حق نہ تھا' رومیوں نے عورت کو جانور کا مقام دیا تھا۔ نکاح کو عورت کے خریدنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا اصولا" عورت کو ہمیشہ نابالغ سمجھا جاتا تھا۔ معمولی قصور پر عورت قتل کردی جاتی تھی۔ اہل عرب زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے ان کی کفالت کو ایک بوجھ سمجھا جاتا تھا ان کی خرید و فروخت ہوتی تھی ان کو رہن اور ضمانت کے طور پر رکھا جاسکتا تھا۔ یہودیوں کے ہاں کافی عرصہ اس بارے میں اختلاف رہا کہ عورت انسان بھی ہے یا نہیں' بہت سوں کا خیال یہی تھا کہ عورت انسان نہیں بلکہ مردوں کی خدمت کے لئے ایک انسان نما حیوان ہے لہذا اسے ہنسنے بولنے سے بھی روک دینا چاہئے اس لئے کہ وہ شیطان کی ترجمان ہے' یہودیوں کے خیال میں ہر عورت شیطان کی سواری اور بچھو ہے جو ہر انسان کو ڈنگ مارنے کی فکر میں رہتا ہے' ہندو عورت کی جداگانہ حیثیت تسلیم نہ کرتے تھے اگر شوہر مرجائے تو قابل فخر عورت وہ سمجھی جاتی تھی جو شوہر کی چتا پر زندہ جل کر مرجائے عورت پر پڑھنے اور قربانی میں حصہ لینے کی ممانعت تھی۔ عیسائیوں کے ہاں عورت کی کیا قدر قیمت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۵۸۲ء میں کلیسا کی ایک مجلس نے فتویٰ دیا تھا کہ عورتیں روح نہیں رکھتیں۔

بڑے لوگ چھوٹی باتیں:

ہم جب عورت کے بارے میں مشہور غیر مسلم فلسفیوں اور دانشوروں کے خیالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو تعجب ہوتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے لوگ اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں! یوحنا کی طرف یہ قول منسوب کیا گیا ہے کہ عورت شر و فساد کی بیٹی ہے' قدیس برنا کا قول یہ بتایا گیا کہ عورت شیطان کی ایجنٹ ہے' سقراط کو تاریخ یہ کہتے ہوئے بتاتی ہے کہ جتنے ذلیل مرد ہیں وہ تمام کے تمام نتائج کے عالم میں عورت بن جاتے ہیں۔ قدس جان ڈسپلن کا قول ہے کہ عورت دوزخ کی چوکیدار ہے امن کی دشمن ہے۔

حقوق کا محافظ:

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس وقت کلیسا کی مجلس یہ فتویٰ صادر کر رہی تھی کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی اس سے چند سال پہلے جزیرۃ العرب میں اللہ کا وہ آخری نبی پیدا ہوچکا تھا جو تمام کچلے ہوئے انسانوں کے حقوق کا محافظ تھا۔ اللہ کے آخری نبی نے عورت کو ذلت اور پستی کی گہرائیوں سے اٹھایا اور اسے عظمت و رفعت کے بلند مقام پر فائز کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے تمہاری دنیا میں خوشبو اور عورتیں پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے" یہ حدیث بہت معنی خیز ہے' ایک تو یہ کہ آپ نے خوشبو کے ساتھ عورتوں کا ذکر کیا اس سے عورت کے حسن و جمال اور کشش کی طرف اشارہ ہے گویا عورت سے نفرت کرنے والوں کو سمجھایا کہ جیسے خوشبو کی طرف ہر سلیم الفطرت انسان کا میلان ہوتا ہے اور خوشبو کو ہر صاحب ذوق پسند کرتا ہے اسی طرح عورت محبت اور پیار کی مستحق ہے اس سے نفرت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص نہ تو سلیم الفطرت ہے اور نہ ہی صاحب ذوق ہے۔ آپ خود فیصلہ

فرمائیں کہ جس سے اللہ کا رسول محبت رکھے کیا مسلمان اس سے نفرت کرسکتے ہیں؟ اسے حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں اسے دائرہ انسانیت سے خارج کرسکتے ہیں تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو اسلام کو عورتوں کے حقوق کا غاصب قرار دیتے ہیں میں ان حضرات سے پوچھتا ہوں کہ کیا دنیا میں اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ایسا ہے جس نے اچھی بیوی کو آدھا ایمان قرار دیا ہو جس نے بیواؤں کو عزت کی مسند پر بٹھایا ہو جس نے عورت کے حسن وجمال کو نہیں اس کے عورت ہونے کو قابل احترام ٹھہرایا ہو۔

عورت کی نمایاں حیثیتیں چار ہیں:

○ بیٹی ہونے کی حیثیت
○ ماں ہونے کی حیثیت
○ بیوی ہونے کی حیثیت
○ بہن ہونے کے حیثیت

ان چار حیثیتوں کے اعتبار سے جو عزت جو عظمت جو محبت اسلام نے عورت کو دی ہے دنیا کے کسی جدید اور قدیم قانون اور مذہب نے نہیں دی ہے۔

مامتا کی عظمت:

یہ عجیب اتفاق ہے کہ قرآن حکیم میں اکثر مقامات پر ایسا ہوا ہے کہ جہاں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے وہاں اس سے پہلے توحید اور اللہ کی عبادت کا ذکر ہے اور جہاں والدین کی نافرمانی کا ذکر کیا گیا ہے اس کے ساتھ شرک کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے اور باتوں کے علاوہ ایک نکتہ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ جو موحد ہوگا خدائے واحد کو ماننے والا ہوگا وہ والدین کا مطیع اور فرمانبردار بھی ہوگا اور جو مشرک اور کافر ہوگا ہو سکتا ہے کہ وہ والدین کا نافرمان بھی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھاکر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں انکے ساتھ خوبی کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔" احسان تو دونوں کے ساتھ کرو لیکن تمہارے حسن سلوک کی زیادہ مستحق تمہاری والدہ ہے جس نے حمل سے لیکر ولادت تک اور ولادت سے لیکر رضاعت اور تربیت و پرورش تک تمہارے لئے بے پناہ تکلیف اور مشقت برداشت کی ہے۔ ماں کی مامتا اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کی خدمت اور ادب و احترام زیادہ ہو لہذا اس بارے میں ماں کا حق مرد سے تین گنا بڑھادیا گیا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا تیری ماں اس نے پھر پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔"

فیصلہ آپ کیجئے ایک طرف والدین کے بارے میں اسلام کی یہ زریں ہدایات میں مسلم معاشرے کی قابل رشک مثالیں اور مسلمانوں کی تاریخی روایات ہیں جن میں حقیقت یہ ہے کہ والدین کو تخت و تاج کا مالک سمجھا جاتا ہے ان کی کڑوی کسیلی باتیں بھی برداشت کی جاتی ہیں۔ ان کی خواہشات اور ضروریات کی تکمیل کو دین اور دنیا کی کامیابی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ دوسری طرف یورپ کی جھوٹی اور قابل نفرت سوسائٹی ہے جہاں بوڑھے والدین کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے ان کو یہ بھی اختیار نہیں کہ اپنی اولاد کو اس کی حرکت پر ٹوک سکیں وہ اپنی اولاد کے مشاغل اور دلچسپیوں میں مداخلت کا بالکل استحقاق نہیں رکھتے یورپ کی پرفریب زندگی سے متاثر ہونے والے والدین سے میں سوال کرتا ہوں کہ کیا وہ بھی اسی قسم کا حیرت آمیز بڑھاپا گزارنے کیلئے تیار ہیں؟ علامہ اقبالؒ جنہوں نے یورپین سوسائٹی کو بہت قریب سے دیکھا تھا انہوں نے صحیح کہا تھا۔

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ امومت
ہے حضرت انسان کیلئے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے ہوتی ہے زن نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بے گانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کیلئے علم و ہنر موت

عورت بحیثیت بیٹی:

عورت کی ایک نمایاں حیثیت بیٹی ہونے کی ہے اور اس کی یہ حیثیت بہت بنیادی قسم کی ہے یہی بیٹی بہن بھی بنتی ہے، بیوی بھی بنتی ہے اور ماں بھی بنتی ہے۔ عورت کو بیٹی ہونے کی حیثیت سے اسلام نے جو مقام دیا ہے آپ تمام مذاہب کا خود مطالعہ کرلیں تو آپ لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ مقام عورت کو اور کہیں نہیں دیا گیا۔ بالخصوص اگر اسلام کا مطالعہ اس جہت سے کریں کہ اسلام سے پہلے بیٹی کو کیا مقام حاصل تھا اور اسلام نے اسے کیا مقام دیا تو پھر آپ بے ساختہ بول اٹھیں گے عورت تحت الثریٰ تھی اسلام نے اسے فوق الثریا پہنچادیا۔ وہ موت و حیات کی کشمکش میں تھی اسلام نے اسے زندگی عطا کردی، وہ زیب میخانہ تھی اسلام نے اسے زینت کاشانہ بنادیا، اس کا کام صرف مرد کے دل کو لبھانا تھا اسلام نے اس کے ذمہ گھر کو سجانا لگادیا، آپ تصور کریں کہ اسلام سے قبل کس طرح سنگدل باپ اپنی نور چشم کو اپنے ہاتھوں زندہ درگور کردیتا تھا، جاہلیت میں جب عورت ولادت کے قریب ہوتی تو ایک گڑھے پر بیٹھ جاتی اگر لڑکی پیدا ہوتی تو اسی میں دفن

کردیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لڑکیوں کو مجبور نہ کرو وہ محبت کرنے والی اور گرانقدر ہیں۔"

دعوت غور و فکر:

اس مقام پر میں ان بھائیوں اور بہنوں کو غور و فکر کی دعوت دینا چاہتا ہوں جو مغرب کی ہر ادا اور ہر انداز کو اپنا لینا چاہتے ہیں اور جنہیں دنیا اور آخرت کی کامیابی مغرب کی نقالی میں دکھائی دیتی ہے کہ یہ حقیقت نہیں کہ آج یورپ میں بھی زمانہ جاہلیت کی طرح بیٹی کو بھاری بوجھ سمجھا جاتا ہے اور جب بیٹی بلوغت کی عمر کے قریب پہنچتی ہے تو اسے گھر سے نکال دیا جاتا ہے اور کہہ دیا جاتا ہے اور اب اپنا رہن سہن کا انتظام خود کرو اور اپنے لئے کوئی فرینڈ خود تلاش کرو اور پھر وہ بیچاری زندگی کی مشکلات سے ناآشنا در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے اور کبھی ایک آغوش میں پناہ لیتی ہے اور کبھی کسی دوسری آغوش میں لیکن اسے سکون اور قرار کہیں میسر نہیں آتا اس کے برخلاف مسلمان معاشرہ میں نوجوان بیٹی کے والدین اپنی بچی کیلئے رشتہ خود تلاش کرتے ہیں اگرچہ پسند ناپسند کا اختیار نوجوان بیٹی کو ہوتا ہے پھر تمام مراحل سے اپنی نگرانی میں گزار کر اس کا گھر بساتے ہیں اور اس کے ہر دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔

عورت بحیثیت بیوی:

عورت کی مظلومیت کو ثابت کرنے کیلئے سب سے زیادہ اس بات کو اچھالا جاتا ہے کہ بحیثیت بیوی کے عورت پر ظلم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ اگر اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے کوئی ناجائز کام کرتے ہیں تو اس کی ذمہ داری بہرحال دین اسلام پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ اگر آج کے مسلمان اپنی حماقت اور جہالت کی وجہ سے عورتوں پر ظلم کرتے ہیں یا بیویوں کے ساتھ غلط برتاؤ کرتے ہیں تو ان احمقوں اور جاہلوں کی وجہ ہم اسلام کو موردالزام نہیں ٹھہرا سکتے ہمیں بیویوں کے بارے میں اسلامی اور قرآنی ہدایات سمجھنے کیلئے کسی ایک یا ہزار اہل اسلام کی زندگی کے مطالعہ کی ضرورت نہیں بلکہ ہم اس سلسلہ میں براہ راست قرآن و سنت کا مطالعہ کریں گے تاکہ حقیقت کی تہہ تک پہنچ سکیں۔

نکاح میں عورت کا اختیار:

شوہر کے انتخاب کے سلسلے میں اسلام نے عورت کو نہ تو ایسا خود مختار بنایا ہے کہ وہ جہاں چاہے عشق لڑاتی رہے اور مردوں کا انتخاب کرتی رہے' حدیث میں ایسی عورت کو تعدیلا "بدکار کہا گیا ہے' عورت اپنی شادی خود نہ کرے کیونکہ جو عورت ہوائے نفس کی خاطر شوہر کا انتخاب خود کرتی پھرتی ہے وہ بدکار ہے۔ یہاں یہ وضاحت کردینا ضروری ہے کہ بعض حالات میں عورت کو خود بھی اپنی شادی کرنے کی اجازت ہے اور کتب حدیث میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ مسلمان خواتین نے اپنی شادی خود کی۔ لیکن عمومی طور پر حکم یہی ہے کہ وہ اپنی شادی خود نہ کرے بلکہ ولی کے واسطے سے سارے معاملات طے کرے۔ اگر غور کیا جائے تو اس میں بھی بڑی حکمت معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہم مشاہدہ کررہے ہیں کہ شوہر کا انتخاب خود کرنے والی نوجوان ناتجربہ کار لڑکیاں کئی بدکار مردوں کی ہوس کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں اور مرد انہیں سبز باغ دکھا کر ان کے مستقبل کو تاریک کردیتے ہیں اور ایسی شادیاں اکثر ناکام ہوجاتی ہیں۔ تو مختلف دینی اور معاشرتی حکمتوں کی بنیاد پر عورت کا اپنے ولی اور سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا ناپسندیدہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اسلام نے عورت کو ایسا بے اختیار اور مجبور بھی نہیں بنایا کہ نکاح میں اس کی رضامندی کو کوئی دخل نہ ہو وہ گائے بکری نہیں ہے کہ اسے جس کھونٹے پر چاہے باندھ دیا جائے بلکہ شوہر کے سلسلے میں اس کی خوشی اور رضامندی ضروری ہے اگر وہ بالغ ہے تو اس کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کنواری لڑکی میں چونکہ حیاء زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کی خاموشی ہی اجازت ہوگی اور بیوہ اور مطلقہ چونکہ ایک بار اس مرحلے سے گزر چکی ہے اس لئے اس کا صراحتاً" زبان سے اجازت دینا ضروری ہے' محض خاموشی کافی نہ ہوگی۔"

حسن معاشرت' بیویوں کیساتھ حضورؐ کا سلوک:

نکاح ہوچکنے کے بعد مرد کو حکم یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس سلسلے میں شوہر کے ذہن میں یہ بات بٹھائی گئی کہ اچھی بیوی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہٰذا اس کی قدر کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پوری دنیا بس وقتی نفع پہنچانے والی چیز ہے اور دنیا کی نفع بخش چیزوں میں نیک اور اچھی عورت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں۔" تو یہ سمجھا دیا گیا کہ نیک بیوی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے وہ شوہر کے گھر کی بھی حفاظت کرتی ہے اس کے ایمان اور اخلاق کی محافظ بنتی ہے' اس کے لئے دلی سکون اور قلبی اطمینان کا ذریعہ بنتی ہے اس کے بچوں کی تربیت کرتی ہے۔

چھوٹا منہ بڑی بات:

جو لوگ اس کوشش میں ہیں کہ عورت کو ہر اعتبار سے مرد کے ساتھ مساوی کردیں وہ حقیقت میں بفطرۃ اللہ کو چیلنج کررہے ہیں اور یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ ہمیشہ فطرت کو بدلنے والے شکست سے دوچار ہوتے ہیں اگر عورت کسی کے اعتبار سے مرد سے کمزور ہے تو کون ہے جو قدرت کے اس فیصلے کو بدل دے اور عورت

باقی صفحہ ۲۷ پر

حافظ محمود قاسم قاسمی

مسلمانوں کی دین سے دوری کے خطرناک نتائج

لادین' سیکولر' مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ہمارے چند نام نہاد پڑھے لکھے جاہل جو خود کو اعلیٰ تعلیم یافتہ روشن خیال ظاہر کرنے کے لئے اور اغیار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے علماء دین اور اسلام کے خلاف بکی بکی باتیں کرتے ہیں اور یہ حضرات اخبارات اور رسائل میں آرٹیکل لکھتے ہیں' علماء کو بدنام کرنے کے لئے ان کو بنیاد پرست' دہشت گرد' کے القابات سے نوازتے ہیں اور ان کو قدیم خیالات کے مالک تصور کرتے ہیں اور ان پر الزام لگاتے ہیں یہ علماء معاشرے کو ترقی کرتا دیکھ نہیں سکتے لیکن یہ جاہل بتاتے نہیں وہ کس ترقی کی مخالفت کرتے ہیں یہ کسی سائنسی میدان میں ترقی کرنے کی مخالفت کرتے ہیں' یا پھر کسی تعمیر و ترقی کے منصوبہ کی مخالفت کرتے ہیں' نہیں یہ علماء ان کے چھپے ہوئے ان عزائم کی مخالفت کرتے ہیں جو ان کے قلوب میں مچلتے ہیں ان کے ارادے یہ ہیں ان کو عیاشی و فحاشی اور عریانی کی کھلے عام اجازت ہو کوئی ان کو روکنے ٹوکنے والا نہ ہو۔ علماء جو ان کو ان برائیوں سے منع کریں تو ان پر الزام لگتا ہے وہ ملک کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں' ان فحاشی پسند لوگوں کے سامنے صرف علماء ہی سد سکندری ہیں اسی لئے علماء ہی اکثر ان کے غیض و غضب کا نشانہ بنتے ہیں۔ یہ عقل کے اندھے جب وطن عزیز سے نکل کر مغربی معاشرہ میں جاتے ہیں تو وہاں کی مخلوط آزادی' سے متاثر ہو کر ایسے جاہلانہ مطالبے کرتے ہیں کہ مغربی ممالک کی طرح یہاں بھی مرد اور عورت کو کھلے عام اجازت ہونی چاہئے' آزادی نسواں کے نام پر عیاشی اور عریانی کو فروغ دینا چاہتے ہیں ان کی دیرینہ خواہش ہے جیسے مغرب میں ساحل سمندر پر شرم و حیاء کو دور پھینک کر نرم ریت پر لیٹ کر "سن باتھ" سے جیسے لطف اندوز ہوتے ہیں ایسے انہیں یہاں ساحل سمندر پر اجازت ہونی چاہئے شراب و کباب کی سرعام اجازت ہو ان کو کوئی روکنے والا نہ ہو ان تمام چیزوں کی جن کی اسلام میں ممانعت ہے اور ہمارے اسلامی معاشرے کے لئے جو مضر ہیں علماء ان کی مخالفت کرتے ہیں اس لئے ان کو عریانی' فحاشی' بدمعاشی کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ دعویٰ کرتے ہیں مذہب دنیاوی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور علماء اس مذہب کی آڑ لے کر ہماری مخالفت کرتے ہیں اور مذہب انسانی معاشرے میں فتنہ فساد برپا کرتا ہے لیکن ان جاہلوں کو معلوم نہیں دنیا میں مذہب سے بیزاری کا جنون جتنا بڑھتا جارہا ہے فتنہ فساد اور قتل عام اتنا ہی زور پکڑتا جارہا ہے تمام اقوام جنہوں نے اپنے مذہب اور اپنے دین سے روگردانی کی وہ دنیا میں اپنی انفرادی' اجتماعی' سیاسی' معاشی' مذہبی' علمی' اقوامی' بین الاقوامی ہر طرح کی عافیت چین و سکون' سلامتی و آسودگی کھوتی جارہی ہیں بلکہ وہ کھو چکی ہیں۔ اسی طرح ہماری پوری مسلمان قوم کا اپنے دین سے اجتماعی روگردانی کا نتیجہ یہ سامنے آرہا ہے کہ پوری قوم کا حال اس عاشق مجنون کی طرح ہوگیا ہے جو غم لیلیٰ میں جوش و جنون میں خود اپنے گریبان کو تار تار کررہا ہے اور اپنے ہی بدن کو نوچ نوچ کر لہولہان کررہا ہے۔ قیامت سے پہلے دنیا کو جہنم بنانے والا مغربی لادینی فلسفہ جو مغربی اقوام کے اپنے عیسائی مذہب سے دوری اور اس کو مسخ کرنے سے شروع ہوا پھر یورپ کے سیاسی و سائنسی غلبہ کے ساتھ دنیا بھر میں پھیل کر بالآخر دنیا و آخرت دونوں کی ہلاکت کا سبب بنا' مذہب اسلام جو ہمارے مسلمانوں کا دین ہے اور انسانی فطرت کے قالب میں ڈھلا ہوا آخری کامل و قیم دین ہمارا اسلام ہے جو زندگی کی ہر راہ' راستہ میں ہر طرح کے نقص سے پاک متوازن و مستقیم ضابطہ حیات ہے اور بالکل اپنی مکمل و مستند شکل میں محفوظ ہے' مگر ہم بجائے اس کے انفرادی' اجتماعی' ظاہری' باطنی' علی الاعلان اس دین اسلام کو دنیا کے کسی حصہ میں عملاً" پیش کرتے لیکن خود ہی یورپ کے لادینی سیکولر اور مذہب سے دوری' عریانی' فحاشی کے سیلاب میں بہہ گئے اور اپنے ہاتھوں سے دین اسلام کی روشن مشعل پھینک کر اندھوں کے پیچھے ہولئے' خاص کر ہمارے ملک کی اپر کلاس سوسائٹی اس لادینی سیلاب سے بہت زیادہ متاثر ہوئی۔ اگر وطن عزیز میں دین سے محبت اگر کرتے ہیں تو وہ مڈل کلاس کا طبقہ ہے' ہماری ہائی کلاس کو دین سے دور کرنے میں ہمارے جاہل نام نہاد دانشوروں کا بہت زیادہ ہاتھ ہے جو سب سے زیادہ مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر اس کے گیت گاتے ہیں اور ہمارے اسلامی معاشرے کو تباہ کررہے ہیں ان کے ساتھ ساتھ 'این جی اوز جو غیر ملکی طریقوں سے ہماری خواتین کو اسلامی

تعلیمات کا باغی بنا رہی ہیں اور معاشرے میں ہمارے عورتوں کی قدرو منزلت کم کر رہی ہیں۔ ان حالات میں جب ہر طرف عریانی' فحاشی کی سرخ آندھیاں اپنے خوب جوبن اور شباب پر ہیں تو ایسے حالات میں صرف علمائے دین ہیں جن کی طرف سے تحریری و تقریری' عقلی و کلامی رنگ میں دین کی سربلندی و حمایت میں ایک معدوم سی آواز سنائی دیتی ہے علماء کی مثال ہمارے معاشرے میں "سرجن" کی طرح ہے جو ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی گندی بیماریاں' عریانی' فحاشی' بدمعاشی کا علاج کرتے ہیں اور معاشرے کو اسلامی بنانے کے لئے اپنی کوشش و کاوشیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات کا درس دیتے ہیں۔ لادینی قوتوں نے ہمیشہ علماء کرام اور دین حق کی مخالفت کا یہی راز ہے۔ آجکل کی لادینی و فرنگی جماعت سازی کی وبا و شورغا کے بجائے دینی راہ کا پہلا قدم ازل سے خاموش افراد سازی رہا ہے۔ موجودہ معاشی و معاشرتی' سیاسی و قومی مصائب و مشکلات کا بڑا سرچشمہ افراد سازی کے بغیر جماعت سازی اور انسان سازی کے بجائے قانون سازی ہے یہاں الٹی گنگا چلتی ہے۔ پوری قوم پریشان حال ہے' پوری قوم پر یہ سب مصائب اور مشکلات صرف اور صرف دین سے دوری کی وجہ سے ہیں اگر آپ کو کوئی ارب پتی "تاجر" ملے اور اس سے اس کی "زندگی" کا حال پوچھیں وہ تلملا کر کہے گا زندگی میں دنیا کی ہر چیز و آرائش میسر ہے لیکن زندگی میں سکھ چین راحت و سکون نہیں ہے اگر دنیا کو ہم نے دوبارہ امن و سکون اور راحت کا گہوارہ بنانا ہے تو ہمیں دین محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوبارہ واپس آنا ہوگا ہم اپنی اصلی منزل پر واپس آکر ہی سکون حاصل کر سکتے ہیں دین سے دوری کی وجہ سے آج ہمارے خاندانی نظام ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانوں کی طرح بکھر رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے اس خاندانی نظام پر اغیار بھی رشک کھاتے تھے ہمارا یہ نظام بھی اسلام سے دوری کی وجہ اور اسلامی تعلیمات سے انحراف و روگردانی کی وجہ سے تباہ اور منتشر ہو رہا ہے دنیا ترقی کی منزلیں اور زینے طے کرتی ہوئی "چاند" تک اور زمین کی تہہ تک پہنچ گئی ہے اب تو سیارہ مریخ کو فتح کرنے کی دعویدار ہے لیکن انسان کی روح کو چاند کی بلندیوں' سمندروں کی تہوں اور مریخ کی یخ بستہ ٹھنڈی سرد ہواؤں میں جاکر بھی راحت میسر نہیں آئی بالآخر کیا وجہ ہے؟ انسانی روح کو سکون کیوں نہیں آیا؟ تو معلوم ہوا انسان کا سکون اس کے مذہب اور دین میں ہے بہت سے نو مسلم جب کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرتے ہیں تو کہتے ہیں جو سکون ہمیں اسلام قبول کرنے کے بعد حاصل ہوا وہ زندگی بھر نہیں ہوا۔ لیکن مسلمان ان سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے مادیات کے پیچھے اتنا آگے چلے گئے ہیں جہاں بربادیوں و رسوائیوں کے سوا کچھ نہیں رہ گیا یہ سب پریشانیاں دین سے دوری کی وجہ سے ہیں اگر ہمیں دوبارہ قلبی سکون حاصل کرنا ہے تو مغربی تہذیب کے بجائے اسلامی تہذیب سے محبت کرنا ہوگی اور دین اسلام کی طرف دوبارہ آنا ہوگا اور ان نام نہاد دانشوروں کی باتوں سے بچنا ہوگا جو اسلام کے متوازی کسی دوسرے مذہب کے پیروکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین اسلام پر استقامت بخشے۔ (آمین)

بقیہ : خود کاشتہ پودا

کے نتیجے میں عمل رچایا جارہا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج یہ کانفرنس جو حضرت مولانا دامت برکاتہم کی سرپرستی میں منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ اس کے عالمی طور پر اثرات مرتب ہوں گے اور اگرچہ یہ بروقت اور برمحل ہے لیکن اس سے پہلے بھی بہت سی کانفرسیں دنیا کے مختلف علاقوں میں ہوتی رہی ہیں' میں آپ حضرات سے اخیر میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ "اے لوگو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور ٹولیوں میں اور گروہوں میں نہ بٹو اور دامن محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر بس اللہ سے اپنا رابطہ قائم کر لو اور یہ سمجھو کہ قرآن اور سنت کے علاوہ کوئی مرجع نہیں ہے۔ بس اسی کو اساس بنا کر اسی کی طرف رجوع کروائے اللہ! اس کانفرنس کو بھی قبول فرما' اس مجمع کو بھی قبول فرما' اور اس میں خوب برکت نصیب فرما۔"

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین○

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ۱۹ - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۰۵۵۷۰۳ ـ

تاریخی ڈائری

حافظ محمد سعید اسعد

صلح حدیبیہ و بیعت رضوان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایلچی بنا کر مکہ بھیجا تاکہ وہ قریش کو صلح کی طرف مائل کریں۔ قریش نے صلح کی بات سننے کے بجائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نظربند کردیا۔ رائی کا پربت بنا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے۔ یہ سن کر مسلمانوں کی آنکھوں میں خون اتر آیا' صلح جو اور امن پسند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب ہوکر ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور حالات کی نزاکت کے پیش نظر صحابہ کرام سے جاں نثاری کی بیعت لینا شروع کی۔ اسلام میں یہ بیعت بیعۃ الرضوان کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں عورتوں نے بھی فیصلہ کن جنگ کا عہد کیا' بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر غلط ثابت ہوئی۔ کیونکہ قریش نے سہیل بن عمرو کو شرائط صلح طے کرنے کیلئے بھیج دیا۔ وہ بڑا زبان آور اور ہوشمند آدمی تھا' معاہدہ قلم بند ہونے لگا تو اڑ گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے عرب کے قدیم دستور کے مطابق باسمک اللھم لکھو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا پھر لکھا گیا کہ یہ معاہدہ محمد الرسول اللہ کی طرف سے ہے۔ سہیل بن عمرو نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر تسلیم کرلیتے' تو جھگڑا کیوں کرتے؟ صرف اپنا اور اپنے والد کا نام لکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی مان لیا' یہ معاہدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قلم بند کررہے تھے۔ انہوں نے بربنائے عقیدت اپنے ہاتھ سے یہ لفظ کاٹنا گوارا نہ کیا تاہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رسول اللہ کے الفاظ کاٹ دیئے تاکہ لفظی تکرار باہمی جنگ کا باعث نہ ہو' چنانچہ بروئے معاہدہ قرار پایا کہ مسلمان واپس چلے جائیں اور اگلے سال آئیں' تو مکے میں صرف تین دن قیام کریں تلواریں میان میں رہیں اور میان جنبان میں ہوں۔ جو مسلمان مکے میں مقیم ہو وہ ساتھ نہ جائے' جو مسلمان مکے میں رہنا چاہے اسے روکا نہ جائے۔ اس کے علاوہ جو مسلمان یا کافر مدینے میں جائے اسے واپس کردیا جائے گا' مگر جو مسلمان مکے میں آئے اسے واپس نہ کیا جائے گا۔ قبائل عرب پر پابندی نہیں جو جس سے چاہے معاہدہ کرلے' ابھی معاہدہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ سہیل کا بیٹا ابوجندل رضی اللہ عنہ جو مسلمان ہوچکا تھا۔ مکے سے زخمی حالت پابہ زنجیر بھاگا اور مسلمانوں میں پناہ لینے سیدھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' سہیل نے کہا محمد! صلح کی تعمیل کا پہلا موقع ہے' شرائط صلح کے مطابق اسے واپس کردو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاہدہ ابھی نامکمل ہے تو مسلم ابو جندل رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسلمانوں کا خون کھولنے لگا۔ وہ سب غصے میں آگ بگولا ہوگئے' تاہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ٹھنڈا کیا اور ابو جندل رضی اللہ عنہ کو سمجھایا کہ صبر و تحمل سے کام لو' خدا تمہارے لئے کوئی راہ نکالے گا۔ صلح ہوچکی ہے اب بدعہدی نہیں ہوسکتی ابو جندل رضی اللہ عنہ پابہ زنجیر کے واپس گیا یہ منظر بے حد رقت انگیز تھا' ایک برس میں ابوجندل رضی اللہ عنہ کی قید مصیبت کا باعث ہوگئی۔ وہ اسے قتل کرسکتے تھے نہ زندہ رکھ سکتے تھے ناچار انہوں فیصلہ کیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ابوجندل رضی اللہ عنہ رہا ہوکر مدینے چلا آیا یوں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا ہوا پورا ہوا اور صلح حدیبیہ یقینی فتح بن گئی۔ کچھ دنوں کے بعد سردار سلام بن ابی الحقیق یہودیوں نے بنو قریظہ کے خاتمے کے بعد پاؤں پھیلانے شروع کئے' خیبر یہودیوں کا مرکز تھا' سلام ابھی اسلام کی دشمنی کی سازش مکمل نہ کرنے پایا تھا کہ موت نے اسے آلیا۔ اس کے بعد اسیر مسند ریاست پر بیٹھا اس نے تمام یہودیوں کو بلاکر اسلام کے خطرے سے ڈرایا اور مسلمانوں کے گھر پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا کہ جارحانہ اقدام ہی بہترین مدافعت ہے۔ چنانچہ شرکت جنگ کی غرض سے اسیر قبائل کو پابند کرنے لگا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ صلح کی کوئی صورت پیدا کریں' انہوں نے صلح کی ابتدائی شرائط طے کرلیں لیکن اسیر کا دل صاف نہ تھا اس نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بے خبری میں قتل کردینے کا ارادہ کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ وقت پر چوکنے ہوئے اور اسیر کی بدعہدی پر غصے میں آکر اسے وہیں قتل کردیا' اب تو خیبر کے یہودی اور ان کے حلیف قبائل جوش غضب میں آگئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیٹا چراہ گاہ میں شہید کردیا گیا ان کی بیوی گرفتار کرلی گئیں۔ قبل اس کے کہ یہود تمام قبائل میں طوفان اٹھائیں اور انہیں آندھی کی طرح مدینے

پر چڑھا لائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سولہ سو مسلمانوں کی جمعیت لیکر آگے بڑھے کہ دشمن مرعوب ہوجائے اور جنگ کی نوبت نہ آئے لیکن یہودی بہادر سپاہ اور مضبوط قلعوں کے مالک تھے انہیں گھمنڈ تھا کہ گھر آیا ہوا دشمن واپس نہ جانے پائے گا۔ انہوں نے پیشکش ٹھکرادی اور جنگ کرنے پر آمادہ رہے وہ بیس دن تک برابر مسلمانوں کے حملوں کا مقابلہ کرتے رہے' اسلام کے نامور سپاہی بار بار آگے بڑھتے اور ناکام واپس آتے قلعہ قموص ناقابل تسخیر ہوا رات کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔ مسلمانوں پر مایوسی چھا رہی تھی اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا "صبح میں اس شخص کو علم دوں گا جس کے ہاتھ خدا فتح دے گا۔" مخبر صادق کے قول پر کسے نہ یقین تھا؟ اس عزت و سرفرازی کے لئے سارے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین رات بھر نماز میں دعائیں مانگتے رہے جب سحر طلوع ہوئی تو بارگاہ نبوت سے آواز آئی کہ علی! حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دنوں آشوب چشم کے باعث جنگ سے معذور تھے یہ فردوس گوش آواز سنتے ہی اپنے نصیبے کی یاوری پر فخر کرتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم دیا اور دعا فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فتح کا عزم لیکر نہ اٹھے تھے بلکہ فتح کا یقین لیکر چلے اللہ کا شیر جنگ کے لئے نکلا فتح مبین رکاب تھامے ساتھ ساتھ چلی۔ بہادر مرحب قلعے سے رجز پڑھتا برآمد ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس کی طرف بڑھے آن واحد میں دو شیر لڑنے لگے کچھ دیر تلواروں کو ڈھالوں نے روکا شہ زور مرحب لڑکھڑا کر گرا۔ سردار کے گرتے ہی یہود سینے تان کر موت سے ہم آغوش ہونے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر عام ہجوم ہو گیا' وہ کفر کی گھٹا سے تڑپ کر باہر آئے بجلی کی طرح اور سنبھل کر دشمن پر جاپڑے یہود کے تمام سردار ایک ایک کرکے مارے گئے۔ خیبر کے سب قلعے یکے بعد دیگر مسخر ہوگئے عرب میں یہودیوں کی قوت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔ مغلوب دشمن کے لئے موسوی قانون سخت تھا۔ لیکن اس پر صلح ہوگئی کہ یہودی پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیا کریں گے۔

جنگ موتہ ۸ ہجری

اس کے بعد حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ محبوب خدا کا تبلیغی خط شرحبیل بن عمرو' بصرہ کے بادشاہ کے عیسائی ماتحت کے پاس لے گئے۔ حارث رضی اللہ عنہ شرحبیل کے حکم سے قتل کردیئے گئے۔ یہ قتل عمداً تھا اور قوموں کے اخلاق میں سفیر کا قتل ایک بدترین گناہ سے کم نہیں۔ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت تین ہزار فوج کو شام روانہ کیا تاکہ حارث رضی اللہ عنہ کا قصاص لے۔ اسلام لانے والوں میں سے بعض نے سرگوشیاں کیں کہ جعفر رضی اللہ عنہ طیار سا پیارا ابن عم اور عبداللہ بن رواحہ جیسے اولوالعزم صحابی کے ہوتے ہوئے ایک غلام کو سپاہ سالار کیوں بنایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چرچے سنے لیکن خاموش رہے' فوج کی تیاری مکمل ہوچکی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور فوج کا سردار گھوڑے پر سوار ہوا۔ اس نے باگیں اٹھائیں راستے میں مسلمان مردوں اور گھروں کی چھتوں سے بیبیوں نے الوداع کہا۔ آج آقا کے حکم پر غلام کی قربانی کا وقت آپہنچا تھا۔ اپنے مخبروں سے اطلاع پاکر حاکم غسان ایک لاکھ فوج لیکر ۸ہجری کو موتہ کے میدان میں اترا' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے شوق شہادت میں گھوڑے کو ایڑ لگائی بہادر تکبیر کہتے ہوئے دشمنوں کی صفوں میں بے تکان گھس گئے ہاتھی اور چیونٹی کا مقابلہ تھا۔ مگر مسلمان بے جگری سے لڑنے لگے' حضرت زید رضی اللہ عنہ کے سینے میں دشمنوں کی برچھیاں پیوست ہوگئیں جھنڈا ان کے ہاتھ سے گرا چاہتا تھا کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے نشان سرداری سنبھالا اور وہ دشمنوں کا صفایا کرنے لگے پھر وہ حملہ آوروں کے نرغے میں گھر گئے زخم پر زخم کھاتے ہوئے آگے بڑھے ان کا ایک بازو کٹ کر گر گیا تو انہوں نے دوسرے ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا دوسرا بازو بھی الگ ہوگیا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے دانتوں سے جھنڈا پکڑا اور کھڑے رہے آخر زخموں سے نڈھال کب تک کھڑے رہتے؟ بے جان ہوکر زمین پر گر پڑے' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر جھنڈا سنبھالا پھر انہوں نے بھی جام شہادت نوش کیا اور واصل حق ہوئے۔ جب مسلمانوں کے تینوں سردار شہید ہوگئے تو مسلمان ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ سردار کسے بنایا جائے؟ اتنے میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بچے اور علم اٹھالیا غازی پھر نئی ہمت سے ٹوٹ پڑے شام کی تاریکی پھیلی تو فوجیں فیصلہ کن جنگ کے بغیر الگ ہوگئیں۔ صبح ہوئی پھر خونریزی شروع ہوگئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس ترکیب سے دستوں کو لڑایا کہ لحظہ لحظہ دشمنوں کو نئی کمک دکھائی دی حالات ناموافق دیکھ کر رو پسپا ہونے لگے مجاہدوں نے یہ موقع غنیمت جانا وہ پوری قوت سے دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ عیسائیوں کو بری طرح شکست ہوئی' اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید سے آٹھ تلواریں ٹوٹیں جبکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے جسم پر نوے زخموں کے نشان دیکھے ان زندہ جاوید سرداروں کے جنازے مدینے میں لائے گئے تو ہر طرف کہرام مچ گیا تمام آبادی تلملا کر

باہر نکل آئی جنازوں کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی۔

فتح مکہ ۸ ہجری

اس صلح کو ابھی تھوڑے ہی روز گزرے تھے ایک دن مکے کا مہاجر' امن کا شہزادہ اور سلامتی کا پیامبر عصر کے بعد مسجد میں بیٹھا کہ چند آنکھیں بجھاں اور سوختہ سامان پریشان حال سامنے آئے انہوں نے قریش کے ظلم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خدائے محمد کی دہائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطراب سے انہیں دیکھا اور اطمینان سے ان کی باتیں سنیں وہ بنو خزاعہ کے دوست دار قبیلے کے آدمی تھے ان کے حریف بنو بکر نے قریش کی شہہ اور مدد پر جنگ کا آغاز کیا وہ حرم کے اندر پناہ گزین ہو گئے۔ مگر عرب کی قدیم روایات کے خلاف بنو بکر نے پناہ گزینوں کو وہاں بھی ذبح کر ڈالا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خونیں ماجرا سنا تو بے حد رنجیدہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو کہہ بھیجا کہ مقتولوں کا خون بہا ادا کر دیا جائے یا کم از کم قریش بنو بکر کی حمایت سے دست کش ہو جائیں اگر یہ نہ ہوا تو اعلان کر دو کہ مدینے کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔

قریش فطرتاً" بہادر اور جنگجو تھے' انہوں نے حوصلہ مندیوں کے زعم میں قاصد سے کہہ دیا کہ جاؤ جا کر کہہ دو کہ معاہدہ صلح ٹوٹ گیا۔ ایلچی ناکام واپس آیا دربار رسالت سے مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم ملا۔ حلیف قبائل کو پیغام بھیجے گئے قریش کو خیال آیا کہ اسلام کا چشمہ اب ٹھاٹھیں مارتا دریا ہے۔ اس کے بہاؤ کو کیسے روکا جائے' ابو سفیان یہ خطرہ محسوس کرکے تجدید معاہدہ کے لئے مدینے پہنچا' مگر وہاں کسی نے اسے دشمن اسلام سمجھ کر منہ نہ لگایا۔ پھر سورج صبح کی صداقت پر مہر لگانے نکلا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدسیوں کو لیکر فاران کی مقدس پہاڑیوں پر جلوہ گر ہونے کے لئے نکلے۔

قریش بے خبر بیٹھے تھے کہ مسلمان مکہ معظمہ سے ایک منزل پر پہنچ گئے فوج نے دور دور تک ڈیرے ڈال دیئے۔ جگہ جگہ آگ روشن کر دی گئی ابو سفیان ساتھ لگا پھرتا تھا' وہ مسلمانوں کا جاہ و جلال دیکھ کر مرعوب ہو گیا' اس نے چاہا عظیم لشکر کی آمد سے اہل قریش کو خبر کرے کہ اتنے میں کسی نے اسے پہچان لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار سونت کر آگے بڑھے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آنکلے وہ بیچ بچاؤ کرکے سب کو دربار رسالت میں لے گئے۔ ابو سفیان دنیادار اور ہوشیار تھا' اس نے خطرہ دیکھ کر بعثت اسلام کا اعلان کر دیا اب کس کی مجال تھی کہ انگلی اٹھائے؟ صبح فتح کی امید میں سورج مسکراتا نکلا۔ فوج آراستہ ہو کر بڑھی' اسلام کا علم ہوا میں لہرانے لگا۔ ہتھیاروں سے لیس مجاہد اللہ کا ذکر کرتے ہوئے چلے۔ آگے آگے فوج اور ان کے سردار تھے' عقب میں سب کے آقا نور برسات چلے آرہے تھے یکایک تلواریں تڑپ کر میانوں سے باہر آگئیں' معلوم ہوا کہ قریش کے ایک گروہ نے تیر برسا کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے دستے کے دو نامور مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے حملے سے قریش کے آدمی تاب مقابلہ نہ لا کر بھاگ نکلے اس معمولی سی مڈبھیڑ کے سوا کسی کی نکسیر تک نہ پھوٹی اسلامی فوجیں فتح و کامرانی کے پھریرے اڑاتی شہر میں داخل ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دیں کہ ہتھیار رکھ دینے والے سے تعرض نہ کیا جائے جو بھاگ نکلے اس کا تعاقب نہ کیا جائے۔ زخمی اور اسیر پر تلوار نہ اٹھائی جائے جو شخص گھر میں بیٹھا رہے اسے مارا نہ جائے۔ حتیٰ کہ جو ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو تو اسے بھی مامون سمجھا جائے یا جو کعبہ میں پناہ گزیں ہو اسے بھی مامون سمجھا جائے۔ مکے میں فاتحانہ داخلے کے وقت پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر زید رضی اللہ عنہ کا بیٹا اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سر جھکائے ہمرکاب ہیں۔ قریش کا ہر فرد ششدر و حیران کھڑا ہے اللہ کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک پر سورہ فتح کی مقدس آیات تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک سہمی ہوئی بوڑھی عورت پر جا پڑی۔ آپ اونٹ سے اتر آتے ہیں اور بڑھیا سے فرماتے ہیں کہ مجھ سے خوف نہ کریں تو اس عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی اس کے بعد آپ سورہ فتح کی تلاوت کرتے ہوئے بیت اللہ میں داخل ہوئے' اور گوشے گوشے میں جا کر تکبیر پڑھی کعبے کے تمام بت گرائے گئے دلوں سے غیر اللہ کا وہم کھرچ کر دور کیا گیا' حرم کے باہر خلقت کا ہجوم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ "ایک خدا کے سوا کوئی معبود نہیں' اس نے جاہلیت اور نسب کا غرور مٹا دیا' تمام لوگ آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے خدا کے نزدیک شریف وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔" خطبے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قریش سے فرمایا کہ جاؤ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔

غزوہ حنین ۸ ہجری

فتح مکہ سے دشمن سہم گئے تھے' مگر ہوازن اور ثقیف کے جنگجو قبیلے آتش زیرپا ہو کر اسلام کو نیچا دکھانے آگے بڑھے ثقیف کا سردار درید بن صمہ سو سال کا بوڑھا لیکن جواں ہمت اور صاحب تدبیر تھا لوگ اس کی چارپائی اٹھا کر میدان جنگ میں لے آئے اس نے جنگی

ضرورت کے لئے اوطاس کا مقام پسند کیا' اور اپنی فوج کمین گاہوں میں چھپادی ادھر مسلمان سازو سامان سے نکلے جونہی وہ تیروں کی زد میں آئے ناگاہ ٹڈی دل دشمن کمین گاہوں سے نکل آیا اور تیروں کی بارش کرنے لگے۔ نوجوان مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اسلامی فوج میں بھگدڑ مچ گئی ایک مرسل برحق کے سوا سب حواس باختہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مہاجر و انصار کو پکارو اس تدبیر نے کام کیا۔ اکھڑے ہوئے پاؤں جم گئے ذرا ہی دیر میں دشمن پسپا ہو کر بھاگ نکلے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی بے شمار قیدی ہاتھ آئے صبح ہوئی اور ہوازن کے لوگ مسجد میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدی بلا معاوضہ چھوڑ دیئے۔

غزوہ تبوک ۹ ہجری

اب اسلام نے پورا غلبہ پایا امن و سلامتی کا ہر سو دور دورہ ہوا دربار رسالت اب رشد و ہدایت کا سرچشمہ بن گیا یک بیک شہر میں شام سے آنے والے قافلے نے مشہور کردیا کہ رومی بڑے لاؤ لشکر سے مدینے پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں گرمی کا موسم تھا اور فصل کا موقع بڑی بات یہ کہ خشک سالی لیکن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور درستی لشکر کے لئے عام چندے کی اپیل کی ہر ایک نے اپنے مقدرت سے بڑھ کر اقدار کی اسلامی فوج شام سے گزر کر تبوک پہنچی مسلمانوں کا جوش و خروش دیکھ کر دشمن کے ولولے سرد پڑ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر ادھر مہم بھیج کر پوچھ لیا مگر کسی کو سر اٹھانے کی جرات نہ ہوئی۔

حجۃ الوداع

اب عہد زریں کا آغاز ہوا وہ جو ماں کے پیٹ سے یتیم پیدا ہوا اور بے کسی میں وطن سے نکال دیا گیا۔ آج ملک عرب کا والی اور اہل عرب کی عقیدتوں کا مرجع بن گیا۔ اسلام کفر کی ظلمتوں سے نکل کر آفتاب عالم تاب کی طرح چمکنے لگا آخری حج کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقے پر سوار ہو کر ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس کے سامنے اپنا یادگار خطبہ دیا جس سے کم نگاہوں میں وسعت نظر پیدا ہوگی۔

سچے گھر کو واپسی

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوگئے عیادت کے لئے لوگ آتے جاتے رہے مگر موت سے کس کو مفر ہے؟ بیماری سے نڈھال ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند روز تک نماز کے لئے دو آدمیوں کے کندھوں کے سہارے مسجد تشریف لاتے رہے ایک رات موت سے قبل عشاء کی نماز کے لئے تین مرتبہ تیاری کی ہر بار طاقت نے جواب دے دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے بیہوش ہوگئے۔ بڑی حسرت سے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں' اصحاب رضوان اللہ علیہم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے' ان کے رونے کی آواز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے تاب کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آہستہ اپنے حجرے سے مسجد میں تشریف لائے اور بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر اخیر دن آپہنچا صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کا پردہ اٹھا دیا گیا تاکہ مسجد کے رکوع و سجود کا پاک نظارہ آنکھوں کے سامنے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمت کرکے اٹھے اور کسی طرح مسجد میں آئے فجر کی نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی حجرے میں واپسی پر نزع کی حالت طاری ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیر لب آیات کا ورد کرنے لگے۔ اور پھر یثرب اور بطحا کے امیر اور عرب کے آقا نے تریسٹھ سال کی عمر میں آنکھیں موند لیں اور یوں آفتاب رسالت ایک عالم کو چمکانے کے بعد غروب ہوگیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

○

بارہویں صدی کی محدثہ

حضرت فاطمہ فضیلہ بہت بڑی محدثہ تھیں' یہ بارہویں صدی کے اواخر میں عرب میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے فن خطاطی میں اور مختلف علوم اسلامیہ میں کمال پیدا کیا' متعدد ثقہ'' ہزار ور متعدد محدثین سے علم حدیث کو حاصل کیا' ان کی نگرانی میں مطالعہ کیا اور سندیں حاصل کیں' علم حدیث میں ان کی نظر بہت غائر اور مطالعہ بہت وسیع تھا' یہ کتابوں کی بے حد شائق تھیں' اپنے ہاتھوں سے مختلف علوم کی بہترین کتابیں نقل کی تھیں علم حدیث میں خاص شہرت حاصل کی تھی' اپنی آخری عمر میں ہجرت کرکے مکہ معظمہ چلی آئیں اور یہاں چند سال قیام کرنے کے بعد مدینہ منورہ چلی گئیں۔ مکہ معظمہ میں انہوں نے ایک عام کتب خانہ قائم کیا تھا اور ان کا مکان علماء اور طلبہ کا مرجع تھا طلبہ حدیث کی کثیر تعداد ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتی اور علماء کبار اور محدثین بھی ان سے علمی مسائل میں تبادلہ خیالات کرتے چنانچہ ان کے درس میں ممتاز محدثین حاضر ہوتے اور ان سے سندیں حاصل کیں۔ (تاریخ تدوین حدیث)

مرسلہ عبدالرحمٰن الفضل' لندن

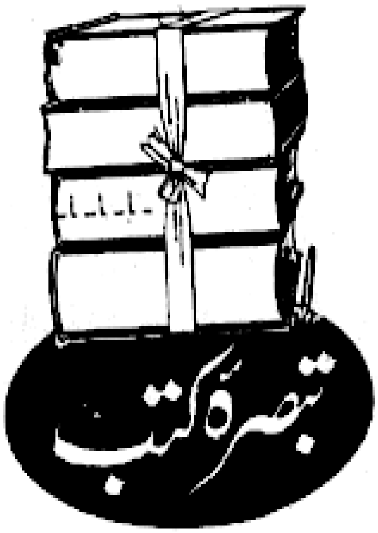

نام کتاب : ارشادات
جمع کردہ : مولانا حبیب الرحمٰن رائپوری
مرتب : مولانا محمد عبداللہ مہتمم دارالہدیٰ، بھکر
صفحات : ۲۷۸
قیمت : ۵۰ روپے
ناشر : مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

زیر تبصرہ کتاب قطب الارشاد حضرت مولانا عبدالقادر رائپوری قدس سرہ کے ارشادات کا بہترین مجموعہ ہے، حضرت اقدس دوران سفر یا مختلف مجالس میں جو کچھ ارشاد فرماتے تو مولانا حبیب الرحمٰن رائپوری مجلس کے اختتام پر ایک طرف بیٹھ کر اس کو قلم بند کر لیتے مولانا قابل اعتماد حافظ کے مالک تھے۔

انہوں نے حضرت اقدس کے حالات اور ارشادات کا ایک اچھا خاصہ ذخیرہ جمع کر لیا تھا وہ ذخیرہ کسی طرح جمعیت علماء اسلام کے بزرگ رہنماء مولانا محمد عبداللہ بھکر والوں کے ہاتھ آیا مولانا نے اسے انتہائی محنت اور کوشش کے ساتھ ترتیب دے کر شائع کرانے کا بندوبست کیا۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے اللہ تعالیٰ کتاب ہذا کو اپنے بندوں کے لئے نافع بنائے صاحب ارشادات، جامع مرتب اور دیگر تمام معاونین کے لئے صدقہ جاریہ اور اپنی قرب و رضا کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

○

نام کتاب: تحریف بائبل.... بزبان بائبل
مؤلف : مولانا عبداللطیف مسعود
صفحات : ۳۰۰
قیمت : ۱۰۰ روپے
ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

زیر تبصرہ کتاب تحریف بائبل.... بزبان بائبل میں بائبل کے ہر ایڈیشن میں تحریف و خیانت، ترمیم و اضافہ اور اس پر ہونے والی زیادتیوں کو مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے۔

علماء حق نے فتنہ عیسائیت کے خلاف ہر دور میں آواز حق بلند کی ہے، تحریر، تقریر، مناظرہ ہر میدان میں عیسائیت کے باطل عقائد و نظریات پر کاری ضرب لگا کر اہل ایمان کے ایمانوں کو بچایا ہے موجودہ دور میں ہمارا وطن پاکستان عیسائی مشنری کی تبلیغ کی زد میں ہے، ہر آئے دن عیسائی نئے نئے حربے استعمال کر کے اہل اسلام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا عبداللطیف مسعود کو جنہوں نے رد قادیانیت کے ساتھ ساتھ رد عیسائیت پر بھی بہت کام کیا ہے، زیر تبصرہ کتاب رد عیسائیت پر ایک قیمتی تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب ہذا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مؤلف کے لئے نجات اخروی اور گمراہوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائیں (آمین)

○

نام کتاب: قرآن و حدیث کے انمول موتی
مرتب : عبداللہ بن عبدالرحمٰن
ضخامت : ۴۸ صفحات
ناشر : مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن
مفت ملنے کا پتہ : مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن جامع مسجد مدنی "این" ایریا کورنگی ساڑھے تین کراچی۔

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہر گوشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی روشن دلیل ہے لیکن ذکر و دعا کے شعبہ کو اس لحاظ سے ایک امتیازی شان حاصل ہے کہ ان اذکار و دعاؤں کے ذریعے اللہ رب العزت کے ساتھ ہر وقت تعلق اور وابستگی رہتی ہے، جن کا اندازہ مختلف احوال و واقعات کی ان دعاؤں اور اذکار سے ہوتا ہے جو رسول آخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری رہتے تھے اور دوسروں کو بھی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ ایک حقیقت ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین و شریعت کی جو نعمت عطا ہوئی ہے اس کے تمام شعبوں میں دعا کی حیثیت مقصود اور مضمر ہے اور حدیث مبارکہ میں دعا کو عبادت کا مغز فرمایا گیا ہے۔ جناب قاری عبداللہ بن عبدالرحمٰن صاحب (مدرس مدرسہ محمدیہ تعلیم کورنگی کراچی) نے ۱۱۳ دعاؤں پر مشتمل ۴۸ صفحات کا کتابچہ ترتیب دیا ہے جس میں جسمانی و روحانی بیماریوں کا قرآن و حدیث سے علاج درج کیا ہے۔ اللہ رب العزت مرتب موصوف کو خیر کثیر عطا فرمائے اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

تبصرہ کے لئے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے۔
(ادارہ)

اخبارِ ختم نبوت

قادیانیوں کا ملک میں بدامنی پھیلانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا

مرزا طاہر شیشے کے محل میں بیٹھ کر سنگ زنی نہ کریں' اور نہ ہی اسلامیان پاکستان کی قوت ایمانی کا امتحان لیں

مرزا طاہر اپنے باپ اور دادا کی گندی ثقافت پر اتر آیا ہے' وہ ۱۹۵۳ء کی یاد تازہ کرانا چاہتا ہے

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سجادہ نشین کندیاں شریف نے مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے اشتعال انگیز بیان کو قادیانی ثقافت کا نمونہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ مرزا طاہر اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی اور اپنے باپ مرزا محمود کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گالی گلوچ پر اتر آیا ہے اور ۱۹۵۳ء کی تحریک کی یاد تازہ کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اس کا جواب صبر و تحمل سے دیا جائے گا اور ملک میں عدم استحکام اور بدامنی پیدا کرنے کے سلسلے میں اس کا جواب شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ مرزا طاہر شیشے کے محل میں بیٹھ کر سنگ زنی نہ کرے' اور نہ ہی اسلامیان پاکستان کی قوت ایمانی کا امتحان لے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ مرزا طاہر کے بیانات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔

○

قادیانی نبوت انگریزی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوستا محمد کا اجلاس زیر صدارت پروفیسر عبیداللہ جان منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت مولوی عبدالقدیر صاحب نے حاصل کی۔ اس کے بعد حاجی محبت خان' خان محمد بلیدی اور مولانا عبدالکریم بروہی نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے فروعی اختلاف کو بھلا کر ختم نبوت کے پیغام کو پھیلائیں اور قادیانیت کی سازش سے امت کو آگاہ کریں۔

پروفیسر عبیداللہ جان نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ تاریخ کے حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قادیانی نبوت انگریزی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں کو کمزور کرکے ہمیشہ کے لئے زیر اثر رکھنا تھا۔ کیونکہ انگریز مسلمانوں سے خائف تھے وہ جانتے تھے کہ جب بھی مسلمانوں نے قوت پکڑی تو انہیں مجبورا" ہندوستان کو خیرباد کہنا پڑے گا۔ اس لئے انہوں نے قادیانی تحریک کو فروغ دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تاکہ ۱۸۵۷ء کے بعد ایشیاء اور دوسرے اسلامی ملکوں میں جو انتظامی اور اخلاقی انحطاط کا دور آیا تھا اس کا فائدہ حاصل کرکے اسلامی ممالک پر قبضہ کرلیا جائے یہ یورپ کا ایک منصوبہ تھا جسے وہ اکثر صلیبی جنگوں کی صورت میں ظاہر کرتے رہے۔ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے سید احمد شہید" ' شاہ اسماعیل شہید" اور علماء کرام نے مردانگی سے مقابلہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ انگریز اپنے دور حکومت میں ہمیشہ قادیانیوں پر نوازشیں کرتے رہے۔ اور خود مرزا غلام احمد اپنے آپ کو انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ اسلام کے ازلی دشمن برٹش گورنمنٹ نے اس کی خوب سرپرستی کی مگر

اس کے سامنے ختم نبوت کے بند کو توڑنا ایک مشکل مسئلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں بھیجے ان حضرات کی قبروں پر جنہوں نے اس فتنہ کی حقیقت کو سمجھا اور اس کے چہرے سے نقاب ہٹادیا۔ قرآن مقدس، احادیث مبارکہ سے ثابت کیا کہ مرزائیت کفر ہے۔ الحمدللہ اب خاص و عام جان گئے ہیں کہ غلام احمد مکار، دجال اور جھوٹا تھا۔ سپریم کورٹ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانیت کفر ہے۔ سیاسی رہنماؤں اور ہر مکتب فکر کے دانشوروں کی مجلس میں پوری تحقیق اور بحث و تمحیص کے بعد دلائل قرآن اور احادیث کی روشنی میں طے ہوا اور وطن عزیز کے آئین کا حصہ بن گیا کہ قادیانی کہلانے والے یا لاہوری کہلانے والے جو غلام احمد لعین کو اپنا نبی مانتے ہیں لاریب کافر ہیں، اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ کی قلندرانہ قیادت وسیادت ہماری خوش نصیبی ہے

(عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سلانوالی)

سلانوالی (سید خالد شاہ صاحب) عقیدہ ختم نبوت پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہمیشہ اجتماعی کوششیں رہیں۔ موجودہ صدی کے کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے تعاقب کے لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے میدان عمل میں قدم رکھا اور ۱۹۲۹ء سے باقاعدہ مجلس احرار اسلام قائم کرکے قادیانیت اور انگریز سامراج کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ امیر شریعتؒ کی قیادت میں ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی تحریک چلی جس میں دس ہزار مجاہدین ختم نبوت نے جام شہادت نوش کیا۔ قافلہ امیر شریعتؒ میں پوری ملت اسلامیہ پاکستان بلا امتیاز بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ سب نے سروں پر کفن باندھا، مجاہدوں، غازیوں، شہیدوں کی قربانیاں رنگ لائیں۔ اللہ تعالیٰ ان ہستیوں کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) پوری دنیا کے مسلمان اس تحریک میں شامل ہیں۔ قائد احرار امیر شریعتؒ کا امت پر احسان ہے کہ انہوں نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خوفناک اور اسلام کے بدترین دشمن فتنے سے آگاہ کیا۔ دس ہزار رضاکاروں نے اپنے خون کا نذرانہ محمد عربی صلی اللہ علیہ

بیسویں صدی کا سورج قادیانیت کے زوال کی داستان لے کر غروب ہوگا

قادیانی عوام مرزا غلام احمد کے اصل عقائد سے آگاہی کے بعد جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں

مرزائیوں کا دنیا پر حکمرانی کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا

(علماء ختم نبوت کا خطاب)

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد جمیل خان، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب لدھیانوی نے ربوہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت ریفریشر کورس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بیسویں صدی کا سورج قادیانیت کے زوال کی داستان رقم کرتے ہوئے غروب ہوگا۔ اکیسویں صدی قادیانیت کے خاتمے کی صدی ثابت ہوگی۔ قادیانیوں کی پوری دنیا میں کمی ہورہی ہے۔ قادیانی عوام مرزا غلام احمد کے اصل عقائد کو جانتے اور اس کی کتابوں کے مطالعے کے بعد قادیانیت سے متنفر ہوکر جوق در جوق اسلام میں داخل ہورہے ہیں۔ مرزا طاہر کے پرسنل سیکرٹری حسن عودہ انڈونیشیا کے انچارج احمد ہاریادی، سویڈن کے انچارج ڈاکٹر احمد عودہ جیسے سرکردہ قادیانیوں کا اسلام قبول کرنا اس کا واضح ثبوت ہے۔ مرزا طاہر کی یہ کوشش ہے کہ عالمی رائے عامہ کو پاکستان کے خلاف ہموار کیا جائے جس کے لئے وہ وقتاً فوقتاً "ڈش انٹینا" پر اسلام اور پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں کی حساس ادارے کے ذریعہ تحقیقات کرا کر پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے عزائم کا پردہ چاک کرے اور ان کا موثر سدباب کرے۔

وسلم کی ختم نبوت کے لئے پیش کیا۔ ہم ان مجاہدوں' غازیوں اور شہداء کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں استاذ العلماء شیخ المشائخ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی مدبرانہ فراست و قیادت نے اس فتنہ کو پارلیمنٹ تک پہنچایا' اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے طویل بحث و تمحیص کے بعد بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ ان تمام قربانیوں کے تاریخی پس منظر میں مجلس احرار اسلام کی ولولہ انگیز قیادت' مجلس تحفظ ختم نبوت کی سیادت رابطہ عالم اسلامی مکتہ المکرمہ کی توجہ دعائیں اور سعی شامل ہے۔

محترم حضرات! آج قادیانیت کا کفر پوری دنیا پر واضح ہو چکا ہے۔ برطانیہ' یورپ و افریقہ تازہ ترین مناظر میں جنوبی افریقہ کی عدالت نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل گیمبیا (براعظم افریقہ) کی حکومت نے بھی قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔

خواجہ' خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی قلندرانہ امارت ہماری خوش نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی قیادت میں پرچم ختم نبوت بلند رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور قافلہ امیر شریعت" کا جذبہ صادق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنوں' غیروں سب کو محبت و ایثار کے ساتھ ختم نبوت کے عظیم مشن اور اعلیٰ مقصد کی خاطر مل کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو بھی ختم نبوت کا علم بلند کرے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا سپاہی اور خادم بنائے اور غداران ختم نبوت مرزائیوں قادیانیوں کے تعاقب کی توفیق عطا فرمائے اور مرتے دم تک اس عظیم مشن پر قائم رکھے۔ اور روز محشر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی صف میں ہمارا حشر فرمائے۔ (آمین)

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری سائٹ ایریا ضلع دادو (سندھ)

امیر : شاہ محمد رفیع الدین صاحب
ناظم : غلام محمد بھٹہ صاحب
ناظم تبلیغ : مولانا بشیر احمد صاحب
ناظم نشرواشاعت : قاری الٰہی بخش صاحب
خازن : حاجی محمد زمان صاحب
مرکزی نمائندہ : قاری الٰہی بخش صاحب

ارکان مجلس شوریٰ

مولانا مفتی محمد امین صاحب (خطیب بلال مسجد) مولانا محمود احمد صاحب (خطیب سنفائز لمز) مولانا محمد شفیع صاحب (خطیب پاور ہاؤس) مولانا قاری محمد حنیف حقانی صاحب' جناب محمد ناصر صاحب

ایک روزہ تربیتی اجلاس مجاہدین ختم نبوت ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم (رپورٹ عابد حسین بہنبھور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام حلقیہ مجاہدین ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک روزہ تربیتی و مشاورتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز حافظ محمد حسین انصاری صاحب نے تلاوت قرآن سے کیا' اجلاس کی صدارت علامہ احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ نے فرمائی۔

بعد نماز جمعہ تا نماز عصر پہلی نشست میں مقامی مجاہدین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا بعد نماز عصر تا مغرب دوسری نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب حیدر آباد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینیوں سے آگاہ کیا۔

بعد نماز مغرب تا عشاء تیسری نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا ابوطلحہ راشد مدنی ٹنڈو آدم نے "صحابہؓ کا عشق رسولؐ اور ہم" کے عنوان پر تفصیلی خطاب کیا۔

بعد نماز عشاء چوتھی اور آخری نشست علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے مجاہدین ختم نبوت سے خصوصی خطاب فرمایا اور اپنے خطاب میں کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہماری مدد و نصرت کی محتاج نہیں ہے' بلکہ ہم محتاج ہیں اس بات کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس اور تاج ختم نبوت کی حفاظت کریں ہمیں کسی کے طعنوں اور مخالفت کی پرواہ ہرگز نہیں کرنی چاہئے بلکہ استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے۔

علامہ کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے حلف اٹھا کر مجاہدین ختم نبوت کی صفوں میں شمولیت اختیار کی۔ انیس زاہد حسین بہنبھور' محمد یوسف صاحب' عبدالشکور صاحب' محمد ظفر صاحب' عبدالقیوم انصاری صاحب' اسلام الدین چانگ صاحب' سراج الحق چانگ صاحب' محمد بن بگل صاحب' علی محمد صاحب' بہادر خان صاحب' عبدالرشید مری صاحب' حلف برداری کے بعد علامہ صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد رات کا کھانا کھایا گیا کھانے کا انتظام حکیم حفظ الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ ختم نبوت ٹنڈو آدم بھائی عبدالشکور صاحب یار محمد اہڑو صاحب نے کیا تھا رات دس بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

کندھ کوٹ کی طرف سے رد قادیانیت و عیسائیت کورس

مدرسہ عربیہ اسلامیہ خیر المدارس کندھ کوٹ کی طرف سے ایک ہفتہ کے لئے "رد

قادیانیت و عیسائیت کورس" منعقد کیا گیا جن کی خدمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سانگھڑ کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے سرانجام دیں۔ اس کورس میں درج ذیل مضامین پڑھائے گئے:

○ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل
○ وفات عیسیٰ علیہ السلام پر مرزا کے عقائد کے جوابات
○ ختم نبوت کے دلائل ازروئے قرآن و حدیث
○ مرزا قادیانی کے غلیظ عقائد اور رد وغیرہ

پڑھائے گئے۔ اس کورس میں علماء، طلباء، اسکولوں کے اساتذہ اور شہر کے مساجد کے خطباء نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ کورس کے آخر میں شرکاء سے تحریری امتحان لیا گیا اور کامیاب شرکاء کو مدرسہ کی طرف سے اس کورس میں کامیابی کی اسنادیں دی گئیں۔

ہمیں اپنے نظریاتی تشخص کی حفاظت کے لئے ذاتی اور گروہی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر ایک ایسی حکمت عملی پر کاربند ہونے کا فیصلہ کریں جو ملکی سلامتی اور قومی بقاء کو درپیش خطرات کا دفاع کرسکے، علامہ سید عبدالمجید ندیم شاہ

(پ ر) عالمی مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت کے ناظم عمومی اور ورلڈ اسلامک موومنٹ کے چیئرمین علامہ سید عبدالمجید ندیم نے عالمی مجلس کے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس وقت نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اپنے دوست اور دشمن کی پہچان پیدا کریں اور ماضی اور حال کے تلخ تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے آزادی کے اہداف اور اپنے نظریاتی تشخص کی حفاظت کے لئے ذاتی اور گروہی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر ایک ایسی حکمت عملی پر کاربند ہونے کا فیصلہ کریں جو ملکی سلامتی اور قومی بقاء کو درپیش خطرات کا دفاع کرسکے۔ علامہ سید عبدالمجید ندیم نے حالیہ بحران کے حوالے سے قادیانی گروہ کے سربراہ کے بیانات کو امت مسلمہ کے لئے **چیلنج** قرار دیتے ہوئے کہا عالم اسلام اس وقت جس سنگین صورت حال سے دوچار ہے بالخصوص پاکستان جن ہولناک بحرانوں سے گزر رہا ہے اس تمام صورت حال کے پیچھے انہیں عناصر کا ہاتھ کام کررہا ہے جنہوں نے روز اول سے تقسیم کو تسلیم نہیں کیا، بانی پاکستان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کیا، اور دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جانے کی زہر فشانی کی، حیرت ہے کہ ان روز روشن کی طرح واضح حقائق کے ہوتے ہوئے قادیانی لابی کے ملک دشمن عناصر کو ملک کے کلیدی عہدوں سے نہیں ہٹایا جارہا اور نہ ان کی تخریبی سرگرمیوں کا کوئی موثر نوٹس لیا جارہا ہے۔ سید عبدالمجید ندیم نے کہا قادیانیت کا عالمی انٹرنیٹ توڑنے کے لئے تمام دینی قیادت کو سیاسی رقابتوں اور پارٹی پالٹکس سے بالاتر ہوکر اس فتنے کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے عالمی ذرائع ابلاغ پر قادیانی پروپیگنڈہ کو خاص طور پر پاکستان دشمنی کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا مسلمانوں میں مذہبی تنازعات اور فرقہ وارانہ منافرت کے خون ریز واقعات سے قادیانی لابی بھرپور فائدہ اٹھاکر نئی نسل کو باور کرارہی ہے کہ یہ سب کچھ "دین ملاں فی سبیل اللہ فساد" کا کرشمہ ہے۔ علامہ سید عبدالمجید ندیم نے کہا ہم نے اس فتنے کے مولد و محور برطانیہ کی سرزمین پر ان کا فکری تعاقب شروع کیا تو انہوں نے ایک بڑے پیمانے پر لابنگ کرکے برطانیہ میں میرے داخلہ پر پابندی لگوائی لیکن ایسی بزدلانہ پابندیاں نہ پہلے ہمارا راستہ روک سکی ہیں اور نہ اب روک سکیں گی۔ سید عبدالمجید ندیم نے کہا گیمبیا میں قادیانیت کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا فیصلہ امت مسلمہ کی ایک اور فتح ہے بہت جلد بنگلہ دیش سمیت کئی اور مسلم ممالک بھی ایسے ہی فیصلے کرنے والے ہیں، انہوں نے کہا ناموس رسالت اور ختم نبوت کا تحفظ ہمارا دینی فریضہ ہی نہیں بلکہ اتحاد امت کے لئے ایک مجرب نسخہ بھی ہے۔ ماضی و حال کے تمام تجربات گواہ ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کے ہدف پر تمام مکاتب فکر متحد ہوئے اور اس اتحاد کی کوکھ سے بے شمار سعادتوں اور دینی فتوحات نے جنم لیا۔ سید ندیم شاہ صاحب نے کہا وہ ایک ماہ کے لئے کینیڈا، فرانس، امریکہ اور متعدد افریقی ممالک میں اسلامی کانفرنسوں میں شرکت کے لئے جارہے ہیں اور رمضان المبارک کے بعد واپس آئیں گے۔

○

Ph : 7512251
AJ
Al-Abdullah Jewellers
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi.

مسئلہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام

ازقلم : مولانا عبداللطیف مسعود

- سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات' رفع ونزول کا قرآن وسنت سے اثبات
- بے شمار تفسیریں' لغوی اور دیگر علمی کتب کے سینکڑوں اقتباسات وحوالہ کا مرقع
- قادیانی مرتد قاضی نذیر کی تعلیمی پاکٹ کے حصہ "حیات مسیح" کا مکمل ومدلل اور مسکت جواب
- حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ملحدین ومنکرین کے تمام اشکالات ومغالطہ جات کا مکمل رد
- کتاب کے دو حصے ہیں' پہلا حصہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے جو قادیانی مرتد قاضی نذیر کی کتاب کے جواب پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ جو ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے یہ مرتد اعظم مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام میں پیش کردہ تمیں آیات کی تحریف کے رد پر شامل ہے۔
- حصہ اول ودوم پانچ سو بانوے صفحات پر مشتمل یکجا مجلد کتابی شکل میں پیش کردیے گئے ہیں۔
- چار رنگ کا خوبصورت ٹائٹل
- عمدہ واعلیٰ سفید کاغذ
- کمپیوٹرائزڈ کتابت
- اعلیٰ وعمدہ نفیس جلد
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی روایات ہیں کہ وہ اپنی کتابوں کو لاگت پر سستے داموں پیش کرتی ہے' مقصود تبلیغ ہے نہ کہ تجارت!
- یہ کتاب بھی اپنی روایات کی حامل ہے' تمام تر خوبیوں کے باوجود تقریباً" چھ سو صفحات کی کتاب کی قیمت صرف ۱۲۰ روپے ہے۔
- کتاب وی پی نہ ہوگی' رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔
- تمام مقامی دفاتر سے بھی مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ : ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان' فون نمبر 514122

REGD. NO. SS-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ارشادات کی روشنی اور شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ 'فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کی قیادت و رہنمائی میں ہر قسم کے مناقشات سے الگ ہو کر صرف تبلیغ و اقامت دین' خصوصاً "عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی بین الاقوامی مذہبی جماعت ہے۔

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاتر ختم نبوت 'دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوۃ 'صدقات' خیرات 'فطرہ' عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

(نوٹ) رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

ترسیل زر کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 583486-514122

فیکس: 542277' ڈرافٹ / چیک بھیجنے کے لئے (نیشنل بینک آف پاکستان) اکاؤنٹ نمبر 7734 حسین آگاہی ملتان

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد باب الرحمت 'پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کراسکتے ہیں فون: 7780337 فیکس: 7780340

ڈرافٹ / چیک بھیجنے کے لئے (نیشنل بینک آف پاکستان) اکاؤنٹ نمبر 9-487 نمائش کراچی

(نوٹ) مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں۔